

# امام عظیمؒ کے عقائد

مشیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ کی روشنی میں



مرغلام مصطفیٰ محمدی مدظلہ

میر سید محمد العقیقہ پاکستان

# امام عظیمؒ کے حقائق

مُشَدِّدِ اُذنیۃً رِشَاقِہ کی روشنی میں

نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ کی روشنی میں اسلامی عقائد کی وضاحت و اہم احادیث جن کی روایت ثقہ اور مستند ترین تابعین اور تبع تابعین سے عالم اسلام کے بطل جلیل حضرت امیرِ اعظم ابو حنیفہؒ نے اپنی مُسنَد میں فرمائی

علامہ مُصطفیٰ امجدی ایم اے

پروفیسر، جامعہ اسلامیہ کراچی



گنج بخش  
ڈی جی اے

قاری رضوی کتب خانہ



## بظن عنایت

حضور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ

نام کتاب	_____	امام اعظم کے عقائد (مسند ابوصنفہ کی روشنی میں)
مؤلف	_____	حضرت علامہ غلام مصطفیٰ مجددی
تقدیم و نظر ثانی	_____	حضرت پروفیسر محمد حسین آسی
تصحیح	_____	محمد صلاح الدین سعیدی
سرورق	_____	محمد رمضان فیضی
سال اشاعت	_____	۱۴۲۳ھ ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ	_____	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور
ناشر	_____	چوہدری عبد المجید
ہدیہ	_____	60 روپے

## ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال پلازہ اردو بازار کراچی
- ☆ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
5	تقریظ لطیف	1
7	خنچہ چند	2
10	سیدنا اعظم امام	3
13	رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں	4
14	اہل نظر کی نظر میں	5
25	امام اعظم اور علم حدیث	6
30	امام اعظم کی ثقاہت	7
36	امام اعظم اور اکتساب حدیث	8
41	نتیجہ فکر	9
43	امام اعظم اور صحاح ستہ	10
44	تعارف مسانید	11
46	امام اعظم اور اصول حدیث	12
48	عالمگیر پذیرائی	13
50	ان کے جانے میں فلک ٹوٹ پڑا	14
52	عقائد	15
54	توحید و رسالت	16
56	مغفرت کا سبب	17
58	ایمان، اسلام، احسان	18
60	علوم خمسہ کی عطاء	19
61	قیامت کا علم	20

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
21	بارش کا علم	64
22	رحم مادر کا علم	66
23	مستقبل کا علم	68
24	مقام موت کا علم	71
25	حاصل بحث	73
26	ایک نفیس بات	74
27	غیب کی خبریں	75
28	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات	109
29	متفرقات	116
30	ابوین کریمین کا ایمان	121
31	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور	145
32	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت	146
33	نصیحت افروز باتیں	147
34	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت	150
35	امام اعظم کا قصیدہ	152

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### تقریظ لطیف

علامہ محمد رضا الدین صدیقی

ایک مسلمان کا دامن اعمال حسنة سے خالی نہیں ہونا چاہیے اور اسے کوشش بلکہ بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ جب وہ داور محشر کے سامنے پیش ہو تو اس کا دفتر عمل طرح طرح کی حسنت سے معمور ہو۔ اگرچہ کوئی بھی نیکی اس بارگاہ بے نیاز کے شایان شان نہیں ہے لیکن انسان کو اپنی سی سعی تو بہر حال کرنی ہی چاہیے۔ لیکن یاد رکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ اعمال چاہے کتنے ہی مزین و کثیر کیوں نہ ہوں ان کا مدار عقیدہ پر ہے۔ اعتقاد میں درستگی نہ ہو تو محض گراںباری اعمال مطلق کفیل و وکیل نہیں ہو سکتی۔

یہ المیہ ہے کہ ہر دور میں اعتقاد خالص کو بحروح کرنے کی کوشش ہوئی۔ ایسے میں صراط مستقیم ایک ہی ہے اور وہ ہے ”سواد اعظم“ کی اتباع اہل سنت جماعت کا راستہ کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہی ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ عصر حاضر کی فتنہ خیزیوں نے عقائد کے ضمن میں سب سے زیادہ نشانہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات جلیلہ اوصاف طاہرہ اور کمالات عالیہ کو بنایا ہے۔ ایسے میں اس امر کی ضرورت بہت زیادہ ہو جاتی ہے کہ ہم یہ جستجو کریں کہ قرآن آپ کے بارے میں کیا کہتا

ہے۔ احادیث مبارکہ کے صحیح و وسیع ذخیرہ میں آپ کی شان کا بیان کیسے ہے۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور امت کے آئمہ و اولیائے صالحین اور علمائے راسخین کا عقیدہ آپ کے بارے میں کیا ہے۔

برادر م غلام مصطفیٰ مجددی کی ذہنی اچھ نے اس ضمن میں ایک انوکھا اور خوبصورت راستہ اختیار کیا انہوں نے امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مرویات سے صحیح اسلامی عقیدہ کو پیش کرنے کی سعی بلیغ فرمائی۔ حضرت امام اعظم کی اکثر مرویات صحابہ تابعین اور تبع تابعین سے ہیں اور ان مقدس شعار لوگوں سے ہیں جو عام طور پر ”مطعون“ ہونے سے محفوظ ہیں۔

اگر کسی کو بے جاقسم کی ضد نہ ہو اور وہ علمی دیانت سے بہرہ ور ہو تو یقیناً ان روشن چراغوں سے اپنی شاہراہ عمل کو منور کرنا چاہے گا جو حضرت سراج الامت رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے ہم تک پہنچے ہیں۔

برادر م مجددی نے محنت شاقہ سے کام لیا ہے اور پھر اپنی اس محنت کو نظر ثانی اور تصحیح کیلئے معروف اور مقتدر عالم دین اور عارف ربانی حضرت پروفیسر محمد حسین صاحب آسی مدظلہ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب اختلاف و خلفشار کے اس دور میں صراط مستقیم کی صحیح ترین تعبیر کیلئے معاون ثابت ہوگی۔

زاویہ نشین

محمد رضا الدین صدیقی





بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمد و نصلى و نسلم على رسوله الكريم

## سخن چند

از مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی

یہ حقیقت تاریخ اسلام کے کسی بھی طالب علم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد کتاب و سنت کا جو فیض ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرضوان) کے ذریعے امت مسلمہ کو پہنچا، اس کی مثال نہیں بعد میں آنے والے مفسرین و محدثین ہوں یا فقہاء و متکلمین، علمبرداران شریعت ہوں یا شہسواران طریقت سب ان کے خوشہ چیں اور ان میں سے کسی ایک سے منتسب۔ چنانچہ اپنے اپنے ذوق اور انتخاب کے مطابق کوئی حنفی یا مالکی کہلایا تو کوئی شافعی یا حنبلی۔ اہل سنت و جماعت جنہیں حدیث پاک کی رو سے سواد اعظم یا ناجی گروہ بھی کہا جاتا ہے انہیں چار مذاہب کے مقلد ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ محدث دہلوی جو محدث و فقیہ کے علاوہ صوفی روشن ضمیر بھی ہیں۔ اپنی کتاب ”الانصاف“ میں فرماتے ہیں کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کو اختیار کرنے میں ایسا راز ہے جو اللہ تعالیٰ نے علمائے امت کے دلوں میں ڈال دیا۔ اور ”حجتہ اللہ البالغہ“ میں فرماتے ہیں کہ ان چاروں پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔

علم و وفقہ کے ان چاروں سرچشموں سے جس نے گلشن ملت کی سب سے زیادہ آبیاری فرمائی۔ وہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ ہیں۔ آپ نے بیس صحابہ کرامؓ کی زیارت کی اور بعض سے روایت بھی لی (دوسرے اماموں کو یہ شرف حاصل نہیں ہو سکا) آپ ہی نے سب سے پہلے وفقہ کو مدون فرمایا اور کتاب و



سنت کے بحر میں غوطہ زن ہو کر لاکھوں جواہر سے تصنیف و تالیف کا دامن مالا مال کیا اسی لئے حضرت شیخ الاسلام علامہ علاء الدین <sup>حصل</sup> حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کے بعد حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو بڑے بڑے معجزات ہیں ان میں سے ایک امام ابوحنیفہؒ ہیں (درمختار)

امام الکاشغین، سند المجد دین حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کشف کی نظر سے دیکھا جائے تو مذہب حنفی ایک دریائے عظیم نظر آتا ہے اور دوسرے مذاہب (مالکی، شافعی، حنبلی، وغیرہم) حوض اور چھوٹی نالیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں (مکتوبات، دفتر دوم)

حضرت امام اعظمؒ کی عظمت شان پر سب سے بڑا گواہ وہ فرمان نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے جو جمیع میں یوں ہے۔

لو کان الایمان عند الثریا لتناوله رجال من فارس  
ترجمہ: اگر ایمان ثریا کے پاس ہو البتہ فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔

اور دوسری روایات میں کہیں ایمان کی بجائے علم اور کہیں دین کا ذکر ہے اور یونہی رجال (جمع) کی بجائے کہیں رجل (واحد) بھی وارد ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ جیسے اکابر نے ایسی تمام روایات کا مصداق سیدنا امام اعظمؒ کو ٹھہرایا ہے۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ ایمانیات اور دینیات کے بارے میں حضرت امام اعظمؒ کی علمی تحقیق بڑی قابل اعتماد و استناد ہے۔ یوں بھی دوسرے آئمہ کے ساتھ اگر کوئی کہیں اختلاف ہے تو محض فقہی مسائل میں ہے عقائد میں نہیں۔ لہذا امام اعظمؒ کے عقائد ہی سب آئمہ اہل سنت کے عقائد ہیں۔ یہی عقائد ہیں جنہیں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھ کر باقی امت تک پہنچایا ہے۔ اسلام انہیں عقائد کی تعلیم دیتا ہے اور امت مسلمہ

کے یہی معتقدات ہیں۔

دور حاضر میں جب خارجی دشمنوں اور داخلی باغیوں کی ریشہ دوانیوں سے اسلامی عقائد کا اصل چہرہ چھپانے کی کوشش عروج پر ہے۔ فاضل جلیل جناب مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مجددی ایم اے سلمہ ربہ بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے زیر نظر کتاب لکھ کر یوں لگتا ہے انہیں ناپاک سازشوں کا توڑ کیا ہے۔ مولانا نے اپنا شباب تبلیغ دین کیلئے وقف کر دیا ہے اور خداوند کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے میں ان کے دل و دماغ کو علم و عرفان اور زبان و قلم کو اثر سے بھر دیا ہے۔ ان کی کتابیں دھڑا دھڑ شائع ہو رہی ہیں اور مقالات اور نظمیں پاک و ہند کے نامور دینی جرائد کی زینت بن رہی ہیں خصوصاً ماہنامہ انوار لاٹانی علی پور سیداں شریف کے تو ریکس التحریر ہیں۔ میری دعا ہے اللہ کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل مزید برکات سے نواز دے۔

سگ بارگاہ حضور نقش لاٹانی

آسی









میں میں شدہ مراد ہیں کہ (ایضاً ص ۳۳)

قوت برداشت و رجحان میں مراد ہے کہ (ایضاً ص ۳۴)

نمیت شایف و نمیش و نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۳۴)

وہ جس میں سے اس کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے

تھے (ایضاً ص ۴۵)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

(النقاب جلد ۱ ص ۱۹۹)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

ص ۴۶

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

ص ۴۶

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)

نمیش کے لیے مراد ہے کہ نمیش کے لیے ہے (ایضاً ص ۴۶)





## اہل نظر کی نظر میں

اہل نظر کی روایت آئمہ کا بیعت نہ کرنا ہے کہ ہر شخص مزاغی آپ کا قدر و منزلت نظر آتا ہے۔

مذہب کا قیام فرائض میں جو ضابطہ کا طریقہ یا ہی اپنا اور فقہ یا ہی مذہب (الترغی از ابن عبدالبر ص ۱۲۲)

فقہ کی روایت میں مذہب کا قیام فرائض میں ہے کہ ہر شخص کا قدر و منزلت نظر آتا ہے۔

یہ روایت میں مذہب کا قیام فرائض میں ہے کہ ہر شخص کا قدر و منزلت نظر آتا ہے۔ (اخبار ابی حنیفہ ص ۳۶)

یہ روایت میں مذہب کا قیام فرائض میں ہے کہ ہر شخص کا قدر و منزلت نظر آتا ہے۔ (ایضاً ص ۷۴)

یہ روایت میں مذہب کا قیام فرائض میں ہے کہ ہر شخص کا قدر و منزلت نظر آتا ہے۔ (مناقب ابی حنیفہ ص ۱۰۱)

یہ روایت میں مذہب کا قیام فرائض میں ہے کہ ہر شخص کا قدر و منزلت نظر آتا ہے۔ (ایضاً)



اہم نظم قرآن و حدیث کے پابند اور اس کے پیروں کے ہونے پر اہم نظم کے  
مذہب کی تحقیق کے ساتھ اس کے زیادہ احتیاط والا پائے کا بنوں کے  
جس کے ہاتھ میں ہے (کتاب امیر ان بعد اس ۶۳)

عامة بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
عنه لحدب عسود مدھہ نسیم و لعل عسود و عسود و عسود و عسود و عسود  
تہذیب کے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے مذہب کے قیام کے لیے  
کے مذہب کے قیام کے لیے (مقدمہ اس ۲۶)

عامة بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
کے مذہب کے قیام کے لیے (مذہب اس ۱۶۵)

مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
(مناقب الامام ابی خیفہ ص ۲۷)

مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
(۳۳۶)

عامة بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
کے قیام کے لیے تحقیق میں سے یہ ہیں کہ یہ مذہب  
مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی

مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
جلد ۱ ص ۱۶۸

قاسم بن محمد بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی  
مندیہ بن علیہ الرحمہ فماتے ہیں کہ کما السجدة فی



میں پریمیہ مسدہ پانچ سو ہفتہ تفرقات میں سے پانچ سو تیس سے ۳۶۵  
تے میں ابونعیم (تاریخ اربعین جلد ۲ ص ۳۶۵)

اعلامیہ یونیورسٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ یونیورسٹی ۱۹۸۱ء میں قائم ہوئی تھی۔

مجدد بنی ہود، خدین علیہ السلامات میں سے ایک پروردگار  
 سے وہ پنی نماز میں خلیفہ مہدی میں سے ان کے قائم  
 حدیث و پیپی سے (نور مجدد و مجدد ۳۳۳)

میں بن ابراہیمؑ کی علامہ فرماتے ہیں۔ کان نور حنیفہ اعلیٰ میں  
 دہاندہ بنیادی اپنے زمانے سے بہتین عالمین کے (انیس سو ۳۵)  
 امام موفقی بن احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

هذا مذهب العنمان خير المذاهب

ولا عيب فيه غبران جميعه  
خلا از تخلي عن جميع المعائب

تفقه في خير القرون معي التقى  
فمذهبه لاشك خير المذاهب

ثلاثه	الف	والف	شيوخه
		واصحابه	منا
			النجم
			الثاقب

مذاهب اهل الفقه عنه تقلصت

الاعداء قد اقر بحسنه  
والاقراره بالحسنه ضربه الازاب

دستور

## وکان له صحب بنور علومهم

بحی عن الاحکام سحف العاصم

ترجمہ:

مذہب نعمان سارے مذہبوں سے بہترین  
 ہر طرح کے عیب سے محفوظ تر دیکھا جسے  
 آپ کے اصحاب ویں کی انجم ضو آفریں  
 وہم کی تاریکیاں احکام سے پیچھے ہٹیں

(ماہنامہ سائنس، جلد ۲)

حقیق بن محمد علیہ السلام فوتے ہیں۔ امام مالک و مال میں بعض  
 وقت امام ابو حنیفہ فوتے ہیں۔ (ماہنامہ سائنس، جلد ۳۳)  
 بعد از ان بن علی علیہ السلام فوتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ انہی میں  
 سے تھے۔ ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔ یہی راستے بہت برے





عمر ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں فلا یسرب حد فی فقیہہ و فقیہہ  
و غلبہ و قد یضو اعہ ساء یضدوہا الساعہ عبدہ وہی کذب عبدہ  
قطعہ میل مسنہ الحریز ثری و یحواہی آپؒ کی فتنہ فہم کہ عمرؓ میں ایک  
نیل (نیل) میں نے آپؒ سے یہ باتیں سنی ہیں میں کا قصد آپؒ  
بنامہ نہ ہے یہ آپؒ پر بھٹ ہے جیسے نظیر بری کا مسند میں ہے  
(منہاج السنہ جلد ۱ ص ۳۵۹)

حنیفہ نامہ من رشید بن فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ کے قتل کے بعد  
اہل سنت و جماعت کے خلاف ہوتے تو ان پر عمل نہ کرتے (ابو حنیفہؒ کا نقل  
جلد ۲ ص ۵۵)

مترجم اور عربی بات چاہتے تو ابو حنیفہؒ کے قتل کے بعد  
اور کے قتل کے بعد نہ ہو (ایضاً جلد ۲ ص ۵۹)  
ابو حنیفہؒ کی تہذیب و تمدن میں ابو حنیفہؒ کے قتل کے بعد  
تہذیب و تمدن کے قتل کے بعد ابو حنیفہؒ کی تہذیب و تمدن کے بعد  
قیل و قال اور فتویٰ کے بعد ہے (ابو حنیفہؒ کی تہذیب و تمدن کے بعد  
ص ۲۰۹)

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ کی تہذیب و تمدن کے بعد  
(اخبار ابی حنیفہ)

فقیہ بن مینش علیہ السلام فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ ایک فقیہ آدمی تھے اور فتنہ  
کے شہر تھے ان کا تقویٰ شہر تھا مال میں فراخی تھی یہ ایک سے پہلے جوئی  
ماتہ عمر میں نے میں بعد وقت کے رہتے تھے ان کی بات سن کر بات م  
تے ہر معاملہ میں حق کا بیان اچھی طرح کرتے (تاریخ بغداد جلد  
۱۳ ص ۳۲۰)



یہ "نبی" یا "پیغمبر" کے یہ حنیفہ سے مناسبت چاہیے (۱) (نبی  
الہی حنیفہ و اصحابہ ص ۷۰)

یہ تمام غنائیں حبیبؑ کے ادا ہوتے ہیں۔ تمام قحطی اور قحطوں کی نصرت  
انہ سے ہے۔ یہ وہی ایسا نبیؐ جس نے امت کو تمام نعمتوں کی تعلیم دینی  
میں (الغره المفیہ)

جنت میں جہنم میں عید منگواتے ہیں (عقود الجمان ص ۱۹۹)  
 شاعر امتحنی کہتا ہے۔

امام دست للعلم فی کنه صدره

جبال جبال الارض في جنبها قف

وہ امام تھے۔ (عقود الجواہر، ص ۶)

تین دن معذوران کی عیہ اس زمانہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر عرض کیا کہ میں حضور و انہما تلاش کروں فرمایا اور فرمایا کہ تم سے پہلے (شفقِ ثواب ص ۲۱۶)

مذہب و عقیدہ ان عیسائیوں کی عیسائیہ ازمہ فہمات میں قیاس کی جاتی ہے، اور  
 حلیفہ نے اپنی آپ و شہادت و قیاس کے ساتھ اور اپنی قیاس کی عیسائیہ ازمہ  
 مبارکہ پر قائم فرمائی (اشعار کا ترجمہ)

عالمہ بن محمد حبیبی عیسائیہ ازمہ فہمات میں آپ بنی آدم کے عقیدہ فہمات  
 میں سے تھے (شذرات مذہب بعد اس ۲۲)

وہی مدین عیسائیہ ازمہ صاحب مشہور فہمات میں آپ و محمد بن رسول  
 تھا و آپ دین کی مہمات میں مسدوف رہا کرتے تھے و مشریت کے عام  
 تھے و آپ محمد بنی آپ مشہور فہمات میں ان کے علی روایت نہیں کی ہیں  
 ان زمانہ میں ان کا فہمات کے ان کی بلندی اور ان کے محمد بن شہادت کے ساتھ  
 حاصل تھے میں (الاعمال فی ہر سال)

وہی مدین عیسائیہ ازمہ فہمات میں آپ و محمد بن رسول و شہادت میں وہ  
 فہمات میں وہ محمد بن رسول و محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 نہیں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 تعالیٰ کے مذہب کے فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول (تذکرہ بنی حنیئہ ص ۱۰۰)

حافظ محمد بن میمون عیسائیہ ازمہ فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 کے فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 (۲۲ ص)

حافظ محمد بن میمون عیسائیہ ازمہ فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 اور وہ ان کے انفس کے فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 ہیں۔ (ایضاً)

عقیدہ محمد پارہ عیسائیہ ازمہ فہمات میں وہ محمد بن رسول کے فہمات میں وہ محمد بن رسول  
 ہونے کے بعد وہ حلیفہ کے مذہب کے مطابق عمل کریں گے (فہمات مذہب و عقیدہ)

مکتوب ۵۵ دفتر دوم از مجدد الف ثانی)

فہم میں جیہ عالم میں شان کے بعد ہے یہ وہی امام فقہ کے مولا اللہ  
مقدموں اور یہاں سے یہ مراد ہے ان کے فقہی ارشادات و اعمال کے فقہ  
میں میں تالیف میں وہی عظمت امام مفسرین و فقہیت و شجاعت میں روشن ترین  
ہے۔

[illegible]

نہایت پریشان حال تھیں۔ مہماتیں شروع ہوتے پر شامیں  
موتوں میں گمان رہتا۔ ہر قسم کی سخت کام نہ ہوں۔  
آپ تمام باتیں میں شہداء و سبب شہداء کی مدد فرمائیے۔  
مبارک پناہ سے ہمیشہ ان سارے عظیم یاد اللہ ہیں کہ اب آپ عظیم کام  
فرمائیے (اللہ تعالیٰ مدد فرمائے)

شہرہ کی آمد علیہ السلام فماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے مذہب کی اصل  
سنّت مجدد بن محمد سے فقہ سنّت علی سے فیض اور فقہ قاضی شمس  
سے فیض ہند سے توحید سے فیض (جو قرآن و حدیث کی روشنی میں ہے)  
تھے انہیں مددگار بنانے کی قدرت رفیق کی۔ انہوں نے ان جامع یا  
پیرائے میں وہی فہم و اختیار دیا ہے۔ اہل مدینہ کی آثار میں مدینہ سے



نظر آتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی یوں سرپید ہوئی ہے (حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہ کی ص ۱۳۶)

یہ کتاب ابوحنیفہ کی تصانیف کے کتب خانے کے بعد پھر اور کتب خانوں سے  
جاتی ہے کتابت شریعتی میں۔ ماہنامہ عقلمند کا شمار حدیث میں یا حدیث میں  
بارے میں نہیں ہوتا۔ امام ابوحنیفہ کی تصانیف کے کتب خانوں میں ہیں۔  
حضرت ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک یہ ہے کہ یہ کتاب  
شہرہ عقلمند کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس کتاب کے حدیث کا  
تفصیلی بیان ہے۔ (ماہنامہ عقلمند ص ۳۷)

یہ کتاب حضرت ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب  
تفصیلی حدیث کا شہرہ ہے۔ اس کتاب میں سے حدیثیں ہیں جو  
ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ (ماہنامہ عقلمند ص ۱۸۶)

یہ کتاب ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب  
تفصیلی حدیث کا شہرہ ہے۔ اس کتاب میں سے حدیثیں ہیں جو  
ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ (ماہنامہ عقلمند ص ۱۸۶)

یہ کتاب ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب  
تفصیلی حدیث کا شہرہ ہے۔ اس کتاب میں سے حدیثیں ہیں جو  
ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ (ماہنامہ عقلمند ص ۱۸۶)

یہ کتاب ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب  
تفصیلی حدیث کا شہرہ ہے۔ اس کتاب میں سے حدیثیں ہیں جو  
ابوحنیفہ کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ (ماہنامہ عقلمند ص ۱۸۶)









کے بارے میں مصنف نے انہوں نے حضرت ہام سے نو ملاحظہ فرمائی ہیں۔  
 راسل کی ہیں (مناقب، ص ۱۰۱، ۱۰۲)

پھر آپ سے چند ملاحظہ متوال ہیں جن میں سے چاروں کے مفید  
 نکتہ کے بارے میں یہ کہ ملاحظہ فرمائی نے اہم و اثر کی طرف توجہ  
 کے بارے میں یہ کہ ملاحظہ فرمائی نے اہم و اثر کی طرف توجہ  
 کی ملاحظہ فرمائی ہے۔ پھر یہ کہ ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 حضرت ہام کے ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 کتاب میں ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 میں ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 پیش ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)

(۱) ہام ششم کے بارے میں ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)  
 ملاحظہ فرمائی ہے (۳۱۹) ان ملاحظہ فرمائی ہے (ہام ششم، ص ۱۰۱، ۱۰۲)

## اہم ششم کی تفصیلات

نیم مقلدین حضرات ہام ششم و تالیف کرتے ہیں۔ یہ ملاحظہ فرمائی  
 نے اپنی کتاب التعلیقات میں نقل کیا ہے یہاں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ کتاب آدمی  
 ان حضرات نے پڑھا تھا کہ ان کے وہ کہتے تھے کہ ہام ششم انہوں نے سنا ہے  
 ہام سے حدیث کی روایت میں یہی تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہام ششم انہوں نے سنا ہے





میں یہ روایت کی ہے جو مرثیٰ ہونے میں مشہور تھی (تذیب و تہذیب میں) ان کی تفصیل موعودات النبیہ پر روایات کی کتاب کے مطبوعہ مرقعات پر تشریح شیعہ چچوں قدر کی ہے (لاریں اور چارہنٹی میں) یہ کتاب معروف اور میزان العمل میں ایضاً بیان ہے اس کی بنا کی ہے نئی و قریب بنا کیا ہے۔ ان میں بھی شیعہ روایات درج ہیں جن میں اس علم کا نام علامہ قی قاری وغیرہ رحمہ فرماتے ہیں۔

اس کتاب کے بارے میں روایتیں ہیں کہ اسے ۱۰۰ روایات شیعہ میں اور ۱۰۰۰ روایات اہل سنت میں ہے یہ علامہ قی قاری کی تصنیف میں مذکور ہے ان میں کی تین اہل سنت و جماعت (مسند ابی حنیفہ) میں شریعتی شیعہ روایات ہیں۔

علامہ قی قاری کا بیان ہے کہ اس کتاب میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے اور ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔ ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔ ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔

اب اس کتاب کی تشریح میں موعودات النبیہ میں یہ مقلدین کا یہ کہنا ہے کہ موعودات النبیہ کی تصنیف میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔ ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔

اس کتاب کے بارے میں علامہ قی قاری کا یہ کہنا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔ ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔ ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔ ان کی تشریح میں ۱۰۰ روایات اہل سنت و جماعت کی تصنیف میں ہے۔

کہ ان میں ضعیف روایات موجود ہی نہیں۔

پاس شریف روایات لینے کا رچہ تھی ولی نہیں وہ یہ کہ صحابہ سے روایت یتے ہیں  
جیسا کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اس کتاب میں مش

۱۔ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ سمعت اس اس مالک بقول  
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول طلب نعمہ فرصدہ حتی  
کن مسبو (تنبیہ النہ)۔

۲۔ عن یحییٰ بن یوسف عن ابی حنیفہ سمعت عبداللہ بن سی  
اوفی بقول سمعت رسول اللہ صلی علیہ وسلم من سی اللہ مسجدا  
ولہ کسف حص فطادہ سی اللہ لہ بسا فی الحمد (اصح)

صحابہ امام سے روایت باہر طائفہ نہایت امام کا وہاں ازبہ بن  
کے بعض دوسرے محدثین حضرت امام مالک وغیرہ بھی حاصل نہیں۔

یہ پھر تابعین پر مبنی ثقات سے روایت یتے ہیں بنی و شان  
و ثقات بنی حدیث کے روایت کے یہاں یہ نہ ہا جائے کہ امام نے حضرت امام  
مالک سے بھی روایت کی ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر مینی جیسے محدث نے بھی یہاں  
نے (یرت احمد بن مس ۵۶) یہاں نہایت سلفہ ۶ قادی نے نے قبول نہیں یا  
فرماتے ہیں لہذا بسبب روایتی حنیفہ عن مالک بعد حضرت امام مالک کا  
حضرت امام کے شاگرد حضرت امام محمد سے اتنا ثابت ہے۔ امام محمد نے مان  
حدیث یتے تین مال امام مالک سے پاس ہر سے اس دوران امام مالک نے  
ان سے امام اظہر کے اسل و قہ حدیث اسل کے یہی سبب ہے کہ آپ کی ترتیب  
برو اس پر اس حدیثوں پر "موطا" ترو سہ نہیں حدیثوں پر اس علی جن  
میں پھر وہ منہ ۱۰ سو بارش میں پھر وہ تیرہ مقوف روایت اور وہ وہ پید  
تابعین کے اقول میں (مسنی شرح موطا ز شاہ من ۱۱)

حضرت عبداللہ بن وہاب سے ہیں کہ میں نے حضرت امام سے پوچھا کہ





تصعب اپنا یہ کہہ پائیں وہ من ہے جو امام اعظم کو ضعیف ہے وہو  
مسحق الضعیف و منہ من تصویف کا تقدار ہے کہ اس نے اپنی منہ میں  
تقدیر و معصوم و مغرور و غریب و مظلوم و ہایت نقلی ہیں اس لیے وہ من قول کا  
مصدق ہے باب امام من ثلثت و نہ پہنچی تہ آپ کے مثنیٰ بن کے مثل  
ہیں کہ امام مثنیٰ کے رہنے سے یہ نہیں ہوتا امام مثنیٰ کے پینے سے  
نہایت نہیں ہوتا۔ و حدیث سی حصہ حدیث صحیح اور ابونعیم و حدیث  
بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی و تہذیب و سنن و مسند و معجم  
کے میں ہیں کہ امام ابوہریرہ بن شداد تابعین و محدثین میں سے  
ہے (بنایہ شرح ہدایہ جلد ۱ ص ۷۰۹)

### اہم اقسام اور کتاب حدیث

یہ اقسام مثنیٰ و مقلد میں آیا ہے۔ امام ابوہریرہ حدیث کا وہ نہیں  
رہے۔ حدیث کے متعلق ہیں ان قول معتبر سمجھتے ہیں یہ تابع و مقلد ہے و یہ ظہر  
نہایتوں سے ہوتا ہے کہ امامت امام کے دور میں ہی یہ فتنہ عام ہوا تو  
حضرت امام باقر کے آپ کے ائمہ فاطمی آپ نے انہیں اپنے بارے میں  
مؤمن (ایہ امتنا لہ) س ۱۲) یہ مرتبہ حضرت امام جعفر صادق حضرت  
مقتدر بن حیان و محمد بن عمر و غیرہ آپ کے پاس آئے و انہوں نے آپ میں  
میں حضرت کے قیاس کرتے ہیں آپ نے حضرت امام کے زور سے تہذیب و  
ورع ثابت کر دیا۔ ان کا مذہب قرآن و حدیث و سنیہ و اجماعی و اتباع کا آمینہ  
و رہے تو وہ سب حضرت امام کے سر اور مٹھنوں کو چوم کر یہ جتنے ہوئے آپ کے  
امام نے اٹھنی میں آپ کی بیاباں میں آپ معاف فرمادیں آپ نے فرمایا  
اللہ ہماری اور آپ کی وفات فرمائے (المیزان از شعرانی ص ۶۶) امامون رشید  
کے دور میں پچھتر محدثین نے آپ کے بارے میں فتنہ اٹھایا تو امامون رشید نے







حضرت ابن عباسؓ کی مخالفت سے کہ وہ سب ناسخ احادیث پر عمل کرتے ہوئے  
 فتح یدین نہیں کرتے تھے۔ اس طرح انھیں تابعین کا یہ حقائق بھی یاد رہے تھے  
 کہ وہ ان کے یہاں حقیقتیں بن ابی حاتم کا بھی یہی مذہب ہے انہی حقائق کی روایت  
 ہم نے حضرت امام نے عمل فرمایا اور یہ بھی ہمہ گیر ہے کہ اسے فتح یدین پر عام  
 حالت کا عمل بھی منظور ہے (امداد منہ مبرکی) نیز ان پر عمل مدینہ واصل و ملکہ کا  
 بیان ہے (مدنیہ ائمہ بعد اس سے تواتر کی ہے اس ۱۵۷) بلکہ وہ بھی فتویٰ کا  
 اہتمام سے ہے۔ یہاں بہر بن میثاب علیہ السلام نے فرمایا: ہر سب فضیلت  
 فعندہ برفع یدین فی عمر الکسوف الاولی (سنن ابی یوسف) اس کے بعد  
 ۱۵۶ بعد اب اہل اندلس پر نمب روشن ہو گیا تھا کہ اس عمل میں حضرت  
 امام عمل نہیں اور ان میں سے تین باہر فاتحہ خلف امامت کی فتویٰ کے وقوع  
 وغیرہ واصل اب کا مذہب آیات و روایات کے بموجب ہے۔

## نامقبول ہوگی

حضرت ابی یوسفؓ کی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہوں ان کی قرآن کی باتوں کو  
 اس کے برعکس فتح و نامہ حدیث پر عمل کرتے ہیں مثلاً آپ تازہ تہذیبوں کی  
 تبارت پہ پاروں کے ہرے بارز فرماتے ہیں کہ بعد ان کے حدیث بیان کی  
 کہ حضورؐ کی حدیثوں میں وہ نے تازہ تہذیبوں و ناسخ تہذیبوں کے ہرے  
 فتویٰ کے لئے نہ رہا ہے امام نے فرمایا یہ حدیث زید بن میثاب پر معتمد  
 ہونے کی وجہ سے نامقبول ہے اس کے برعکس حدیث کے یہ تبارت ہزار  
 تہذیبی ہے (فتح اقتدیا بعد ۱۵۷ اس ۲۹۶)

## خصوصیت پر مبنی ہوگی

حضرت ابی یوسفؓ کی حدیث پر عمل نہیں کرتے جو حضورؐ کی حدیثوں میں ہے و نام



فہم اس میں کس قدر

## نتیجہ فکر

مذہب ابوحنیفہ کے تمام پیروں میں سے ہر ایک کے لئے یہ بات لازم ہے کہ اس مذہب کی تعلیمات کا جائزہ لے کر اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔ اس کے لئے اس کے پیروں میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری ہے کہ اس کے علم و حکمت کا جائزہ لے کر اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔

یہ بات ضروری ہے کہ اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔ اس کے لئے اس کے پیروں میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری ہے کہ اس کے علم و حکمت کا جائزہ لے کر اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔ اس کے لئے اس کے پیروں میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری ہے کہ اس کے علم و حکمت کا جائزہ لے کر اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔

مذہب ابوحنیفہ کی تعلیمات کے بارے میں اس کے پیروں میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری ہے کہ اس کے علم و حکمت کا جائزہ لے کر اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔ اس کے لئے اس کے پیروں میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری ہے کہ اس کے علم و حکمت کا جائزہ لے کر اس کے علم و حکمت کا اندازہ لگایا جائے۔





آخر میں غوث احمد رحیمین شیخ مجاہدین میدانِ حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ کا ارشاد نقل کیا جاتا ہے۔

آپ مصلحِ مدیث و مہند حدیث کی صریح متابعت سے شایانِ بابت ہیں اور مددِ پنی کے پافوقیت دیتے ہیں۔ وہ مہند کے اماموں کا یہ حال نہیں ہو جو اس کے آپ کے مخالفین آپ کے صاحبِ رائے قرار دیتے ہیں اور ایسے غلط بیون کرتے ہیں جن کے آپ کوئی کالہا بہتا ہے۔ مہند امام کے زبردستی کی اور مہند و مصلح کا یہ حق ہے کہ پندناقصوں نے پند مدیثوں کو مصلح کا شریعت و انہی میں مضمون سمجھتے ہیں اور ان احادیث کا انکار کرتے ہیں جن کا نہیں مہند ان کی مثال پتھر کے پٹے کی طرح ہے اور وہ پتھر کو اپنی زمین و آسمان سمجھتے ہیں (کتاب ۱۵، صفحہ ۲)

### اہم مضمون اور سچا راستہ

دینی کے تعلیم کے یہ نہ کہ یہ نیک تعلقات ہے۔ مصلح و مہند امام احمدی روایات کو مہند میں اس لیے صاحبِ حقان کے آپ سے روایت کیے ہیں مصلح نے نیازی کا مضمون دیا ہے اور قور صاحبِ مشہور نے بھی ان کی روایت کی طرف دینی مصلح نہیں دینے ہیں ان پانچ مصلحی کے یہ سب یہ اب ہو کہ وہ امام احمدی کے مضمون کے چاہتا ہے ان مضمون میں اصحابِ حقان کی مہند کی بھی تھی کہ وہ شافعی امام کے لئے تات اپنا مضمون مہند رہتے تھے۔ صاحبِ مشہور بھی شافعی تھے بلکہ ان مضمون کی امید میں بہت سے مصلحی شیوخ مہند ہیں امام بخاری علیہ الرحمہ کے مشہور تات حضرت علی بن ابراہیم اور مہند سراج بن یحیٰ امام احمدی کے اصل تاتادہ میں سے تھے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ کی سچائی کا یہ بھی اعجاز ہے کہ انہوں نے اس میں ہائیکس مثالیاث روایت کی ہیں مصلحی ایسی روایت جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور راوی کے درمیان تین واسطے

توں اور ان روایات میں سے پیارہ روایات صرف حضرت امام علی بن ابیہریم  
علیہ السلام نے ہی ہیں وہ امام بخاری علیہ السلام کو علی ترین سند حضور امام اٹھم  
سے فیض سے حاصل ہوئی یہاں یہ بھی عرض کروں کہ امام مالک علیہ السلام کی روایتوں  
و بہت ثریات میں بھی اسو سبب سے سند متصل امام علیہ السلام اور امام علی سے ہیں وہ  
و اس کے بعد امام اٹھم کی روایات میں ہندوستان میں بھی سند متصل امام علیہ السلام  
و روایتوں سے ہیں یہ وہ ہے یہ امام عظیم کی آمد راجہ میں اسو سبب سے ثریات و  
روایات سے کہ کہ فصل اللہ بوسلہ من سبب من مغیث میں امام شافعی نے  
بھی اس پر بحث فرمائی۔

امام اٹھم کے ناموں میں امام محمد بن ابی ثیبانی علیہ السلام ہیں۔ امام محمد  
سے امام شافعی نے تصانیف میں استفادہ کیا ہے۔ اصل الناس علی فی العقبہ  
محمدا بن الحسن بن ثیبانی میں ہمارے سب سے پہلے امام محمد بن ابی  
ثیبانی (وفات ۱۶۱ھ) امام شافعی کے شاگرد و رشید حضرت امام احمد  
بن حنبل علیہ السلام سے استفادہ کیا ہے (تذکرہ بغداد ۲/۳۱) امام احمد بن حنبل علیہ  
السلام کے بارے میں امام بخاری و امام ابو داؤد علیہ السلام نے زکوٰۃ تلمذت  
کیا ہے۔ امام حاکم بن علی (تہذیب التہذیب بغداد ۲/۲۷) امام  
ترمذی علیہ السلام نے امام بخاری و مسلم نے استفادہ کیا (تذکرہ بغداد ۲/۲۵)  
امام ابن ماجہ و امام بن سعید و امام ابی داؤد علیہ السلام نے سند متصل میں  
امام اٹھم کا فیضان ہوا ہے انہیں مار رہا ہے۔ کاش وہ اس طرح بھی پہنچتے کہ  
انہیں سے تلامذہ کی ثروت و منہات کا یہ عالم ہے اس استفادہ اعلیٰ امام و امام اور  
مقتدا اس ارفع کی ثروت و منہات کا یہ عالم ہوا۔

## تعارف مسانید

امام اٹھم نے اپنے شیوخ سے احادیث مبارکہ کو روایت کیا تو انہوں نے















آپ کے پاس سے احادیث مرویہ یا تفسیر نہ کر رہے تھے۔

کس سے اٹھتے ہیں یہ صدے ہدم

ان کے جاتے ہی فلک ٹوٹ پڑا

آپ کا مہر پر نور کیا تھا جس سے حضرت ابن ہریرہ یہ روایت فرماتے ہیں۔  
 ابن عباسؓ نے آپؐ کی قبر پر نماز کی اور فرمایا: اے اللہ! اس قبر کے لیے  
 آسمان سے آگ لے آجیے اور اپنی جہنمی آگ سے اس قبر کے لیے آگ نہ لے آجیے۔  
 یہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آپؐ کی قبر پر نماز کی جائے اور اس میں نہ سناغی تھی  
 میں۔ آپؐ کے مرنے کے بعد میں بخاریہ کی قبر پر ان سے بہت رحمت لے کر  
 یہ جاتا ہوں۔ جب نے بہت درپیش ہوئے میں اور رحمت لے کر آتا ہوں اور  
 ان کی قبر کے پاس جہنمی آگ لے کر آتا ہوں تو میری بہت رحمت ملتی ہے۔

(الخیرات الحسان، فصل ۳۵)









نے قرار دیا کہ اللہ کے وہ بولی عبادت کے اہل نہیں اور آپ خدا کے رسول  
میں انصاف رکھنے والی ہے۔ ہم نے فرمایا الحمد لله الذی تقدسی نسبتہ  
من لہار تمام تعریف خدا کی جس نے میرے وسیلے سے ایک انسان کو آپ  
سے بچایا۔ (ایضاً)

## اشارات

ان آیات نے انصاف کے تصور کو ایک نئے عین کے مقابل میں  
کے قوس لائن کے بارے میں فرمایا وہ وہاں سے بعد میں اس کی تفسیر میں  
گئی۔

اس کا وہ کہ وہاں میں ہے عرفان کے آواز میں کی تہیت  
فیضیت کا مرکز ہے تا یہ کہ وہ آواز میں نہیں ہے۔ اہل اللہ علی کی کسی  
محیط وہ ہے کہ اس کے بارے میں اس کی شان پر جس قدر کہ اس کی  
حکایت کے کہ وہ وہی وہ ہے ان کے یہ صرف مت فوق متعین رہتے ہیں  
حالانکہ مت فوق حالات ہے اور اللہ تعالیٰ محفل وادعائیں قدیم کے اور یہ  
بے ہوشان آیات کا وہ منہ پر نہیں ہو ان کی عقل ناقص نے تر شاہان کے  
اتنے ان کے اس کے کافی سمجھا یہ کہ اس کے اس وادعائیں میں تسویرت پر وہ  
ہے۔ ہم علم کے وہ اس کے علم پر اہم پر یوں ہی ہے۔ ان کی کتاب "تسمیہ"  
نہایت قابل دید ہے۔

- (۱) ہم اس کے اتفاق میں سے ہے کہ وہ ہمارے حوالہ میں آیات کی ہے۔
  - (۲) نبیات کا وہ وہاں رہا حیدر وراثت کی حوالہ پر ہے۔
  - (۳) توحید وراثت کے قرار کی صورت انصاف کے وسیلے سے باقی ہے۔
- نبیات و غفلت انہی کے رسم سے بولی ان کے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تعریف کے اس  
نے میرے وسیلے سے ایک انسان کو آپ سے بچایا۔















نے تمام غیروں سے باخبر نہ ہو، یہ قیامتِ میت (تثبیرِ حوائج)

شری بناری رام قنطنی عیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ لا یعلم متی تقوم الساعة الا الله و لا من رضى من رسول فانه بطعه على عيه والوئى الساع له وحده عند الله لیس ہوتا۔ قیامت جب آئے گی مگر اس بات کا کہ اور اس کے پانچویں میں جانتے ہیں کہ اللہ ان کو اپنے غیب پر اطلاع دیتا ہے اور ان سے ان کا تعلق میں وہ غیب پر عمل کرتا ہے (ارشادِ الہامی شری بناری رام قنطنی عیہ الرحمہ) اور میں نے علی قنطنی شامی پر اتفاقاً اس حدیث کو دیکھا ہے۔

اب شہرستان احمدی عیہ الرحمہ حدیث مبارکہ شری بناری رام قنطنی عیہ الرحمہ

لا تقوم الساعة الا فی یوم یجمعہ قیامت بعد کے مرقوم میں (مشہور باب التیمم)

عقب اما و الساعہ نہیں ہر مرقوم قیامت آپس میں آئے ہوئے ہیں جیسے یہ انگلیاں (ایضاً)

کہ کہ ہاتھ آگے بڑھ کر اس قسم کے ہیں کہ نہ پہا اور نہ ہاتھ ان کی نیچے (مشہور باب التیمم)

عبارت کے ساتھ ہی مقدمہ لئی ہو وہ مقدمہ انصاف نے قیامت تک نہیں دیکھا ہے (ابن ابی شیبہ مشہور باب التیمم)

و حبرہ عن عبد الحق حتی دخل اهل الجنة صارت لهم و اهل النار صارت لهم انصاف نے ہمیں بتاتے ہیں کہ ان کے درجہ بندی اور جہنمیوں کے اپنے مقام میں مثل وہ نے تک نہیں دیکھا (بخاری کتاب بدء الخلق)

فتحلی لئی کل سی و عرفہ میرے لئے ہر چیز روشن ہوئی اور میں نے اسے پہچان لیا (مشہور باب ما بعد التیمم) وہی ہے کہ قیامت تک ان













ایک نہ نکالے اس سے شرم سے کھل پھٹا ہے (یہ آیت رسول از ابن ابی لبابہ  
س ۳۰۳) (مشہور نام) (علم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسینؑ کی بشارت کی  
(مشہور باب فضائل اہل بیت) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میرے بعد  
میرے جانشینوں میں (ابن ابی لبابہؓ) (ابن ماجہؓ) (ابن ابی شیبہؓ) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی نعیمؓ)  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مار میں موجود ہونے سے بارے میں فرشتہ پر  
بائش ہوتا ہے اس کا مثل اس کی موت اس کا رزق اس کی معاشات یا شقاوت چہ  
اس میں ہوں یا وہی ہوں ہے (مشہور کتاب الایمان) یہ علم اللہ تعالیٰ سے فہم  
سے دیا گیا ہے جس نے اس سے بیجا امام بیٹائی نے کہا (روشن ظہیر شرح  
پانچ تفسیر) (مشہور کتاب) (ابن ابی عمیرؓ) یہ آیت بھی بنی ہے ہیں جن سے تم مار  
سے مر رہے ہو (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)  
وہ جس نے بتایا کہ اس نے اس کا مثل اس کا رزق اس کی معاشات یا شقاوت چہ  
اس میں ہوں یا وہی ہوں ہے (مشہور کتاب الایمان) یہ علم اللہ تعالیٰ سے فہم  
سے دیا گیا ہے جس نے اس سے بیجا امام بیٹائی نے کہا (روشن ظہیر شرح  
پانچ تفسیر) (مشہور کتاب) (ابن ابی عمیرؓ) یہ آیت بھی بنی ہے ہیں جن سے تم مار  
سے مر رہے ہو (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)

### مستقبل کا علم

اس کا تعلق ذاتی علم نہ لگتی ہے (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)  
وہی قبائلی نہیں (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)  
تو یہ وہی ہے (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)  
حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے یوسفؑ یہ خواب اپنے بھائیوں  
پانچ سو نہ سوڑے گا (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)  
اللہ تعالیٰ جسے اپنی نبوت میں نہیں لے گا اور تجھے باتوں کا انجمن ہے  
وہ تجھ پر اپنی نعمت تمام ہے (مثنوی باب) (ابن ابی عمیرؓ) (ابن ابی عمیرؓ)  
میں اور انہوں نے وہی جیسا کہ ہوا جائے (سورہ یوسف آیت ۱۳)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہے میرے قیدی ساتھیہ اقم میں سے  
 یہ اپنے پادشاہ کو شہابِ پاب ہے اور وہ آفتِ وار پر پڑھے گا (یوسف آیت ۶۱)  
 میری ٹیٹیں سے بہاؤ میرے باپ کی آنکھوں پر رحمتِ ان کی بیٹی کی لوث  
 آئے گی (سورہ یوسف آیت ۹۳)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہے میں آپ میرے ساتھیہ ہوں نہ ہم نہیں  
 گئے (سورہ الکہف آیت ۶۷)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ شفیق و رحمہ و شفیق و رحمہ ہیں  
 میں کام کرتے تھے انہیں نے چاہا ہے کہ میں ان کے دل میں سے تیرے  
 یہ بادشاہ تو وہ ثابت تھی زبردستی چھین لیتا (سورہ الکہف آیت ۷۹)

(حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ کو فرمایا ہے) اس سے اس باپ  
 میں سے ہمیں فریادوں وہاں وہ شفیق و رحمہ و شفیق و رحمہ ہے چاہا ہے  
 ان دونوں میں اس کے نظریہ میں اس کے (سورہ یوسف آیت ۸۱)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہے میں کام کرتا ہوں کہ اس کے باپ کی  
 اس نے اور نبی بنایا (سورہ مریم آیت ۳۰)

محبوبِ مہربان! اللہ تعالیٰ اپنے بزرگوار بندوں کے غنیمتوں کا علم رکھتا ہے  
 جب وہ سبھی مددِ حق میں و مومن ان احادیث مبارکہ پر عمل کرتے ہیں تو

اللہ تعالیٰ ان کے لیے اس سے نڈازِ جنات و تعریف و شہرت سبھی مددِ حق  
 میں و مومن نے فرمایا ہے اور وہ مومن ہے یا آخر وہ انھیں نوازش دے گا (بخاری جلد ۱)

انھوں نے فرمایا کل میں ایسے آدمی کو جنہوں میں کاٹے ہوتے ہوں یا اللہ تعالیٰ  
 اس کا (آتشِ بناری مشعلۃ من قب علی)

فرمایا وہاں سے جہنم کے لوگوں سے مومن کے آباؤ اجداد کے نام اور ان











کے ہائے دل کی پیچھے ہٹیں ہیں غیب، مگر یہ غیب نے غیب سے یہ  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 ایسے غیب کی دلی سوزوں سے کہ اپنے پیار کے رعبوں کے پاس سے اپنے  
 دل بندوں کا دل بندوں کے دل سے کہتا ہے کہ یہ غیب کی ہا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا

## ایک نفیس بات

کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا  
 کہہ دیا توں کے تمہیں میر سے میراں قدر ادا توں پہ پہ وہاں یہ کہہ دیا

ہمیں چشمِ بینا دکھاتی ہے سب کچھ  
 وہ اندھے ہیں جو جامِ جم دیکھتے ہیں





بتائے میں ذرا جھل نہیں رتا۔ (تفسیر عثمانی) بلکہ اس بات سے دلیل کی حاجت نہیں۔ نبی مودل تو حید کا قیاب کیا جاتا ہے۔ تمہارے ہیں کہ اہل توحید میں تو فرقہ فارقہ شامل ہے ہندو چڑھائی وغیرہ فارے کا قیاب معلوم ہونا چاہیے۔  
اس حدیث کے بعد مسند امام عظیمؒ نے پانچ قیاب کی باتیں نقل کیں ہیں۔ ایمان و ایمان کے بعد یہ مضمود ہیں ایمان تازہ کریں۔

## قدریوں کی خبر

امام عظیمؒ نے حدیث سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں حدیث نقل کی کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ قدریوں سے منکر ہیں) اس حدیث کے لغوی میں درج ہے کہ یہ پانچ والے ہیں (مسند امام عظیمؒ باب ۱۰)

امام عظیمؒ نے حضرت ابوبکرؓ کے انہوں نے حضرت نافعؓ سے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قوم آئے گی جو کہ قدر مٹی پینائیں چہ وہ اندلیق ہو جائے گی تو تم ان قوم کے ملوث نہ رہو۔ یہ قوم تو یہاں پہنچے نہ رومر جائے تو جنازہ نہ پڑھو۔ یہ نہ وہاں کے ساتھی و دراصل امت کے ٹکڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا سہم ہے کہ وہ ان وان کے ساتھ دفن نہیں والے گا (مسند امام عظیمؒ باب ۱۰)

یہی روایت حضرت امام عظیمؒ نے اوسط حدیث نافعؓ سے ابی بن اسلمؓ سے نقل کی ہے۔

امام عظیمؒ نے علقمہؓ سے انہوں نے حضرت ابن بربیدہؓ سے روایت کی کہ عظیمؒ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قدریوں پر لعنت کی اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت نہ کی ہو اور اپنی امت وان سے بات کرنے سے منع نہ کیا ہو (ایضاً)

## اشارات

ان روایات کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص نے حضرت امام پر یہ قسمیں و  
مقتویٰ نہایت کا اصرار کیا ہے تو یہی کہتا ہے کہ میں آپ کو ان و توبہ میں  
دارا ہونے والی حدیث و نقل کے ویلے سے بھل ہوں اور اپنے کامل  
الایمان ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ کے ان فیاضوں کے محبوب ہیں وہ تو یہ ہیں کہ باقی  
 ہیں۔ ان کے ساتھ موشافی میل ہوں حرام ہے قرآن عظیم نے فرمایا ہے ہم تم  
 میں سے ان کے ساتھ محبت کرے وہ ان میں سے ہے۔  
 علم ہند میں سے یہ علم ہے کہ کوئی گل یا مانس کا اس کی خوشبو سے  
 ہے۔

پیش روئی کے لئے اس شخص کو قبول کیا جائے گا۔  
پیش روئی کے لئے اس شخص کو قبول کیا جائے گا۔

## قوم لوط کی خبر

ہم اہل علم نے حضرت بابائے انہوں نے حضرت جوصان نے انہوں  
نے حضرت مہربانی سے رویت کی۔ (شمس علیہ السلام) پوچھا کہ  
قوموں میں یا بری بات تھی نہ اپنی مغللوں میں بار تھی۔ (شمس علیہ السلام)  
علیہ السلام نے فرمایا وہ لوگ ہمارے پرستار ہیں، وہ غریب ہیں پیٹھارے تھے اور  
مردم کا مذاق اڑاتے تھے (مند ہما اہل علم کتاب النیر)

## اشارات

اں روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے  
امیرِ نیادیہ سے متعلق سوال کیا کہ تمہیں یقین ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ













سہ ماہی تنبیہ سے بن رہی ہیں کھدائی یومہ لڑائی رہی

الله عنه

وہیوں نے اپنے وقت پر عمل کیا اور انہیں بہت زیادہ فائدہ پہنچا۔  
انہوں نے اس وقت پر عمل کیا اور انہیں بہت زیادہ فائدہ پہنچا۔  
انہوں نے اس وقت پر عمل کیا اور انہیں بہت زیادہ فائدہ پہنچا۔

کے خلاف ہیں۔

[illegible]

ہر ایک انسان کے لئے یہ حق ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ چاہے کرے۔ لیکن یہ حق اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ اس کے کرنے سے دوسروں کے حقوق متاثر نہ ہوں۔

رفیق منسل : بیوقوف عابد الزمہ نے اسی کتاب کو دیا ہے۔































[illegible]



















## اشارات

☆ خبر غیب ہے۔

☆ مسلمان کی فضیلت ثابت ہے۔

روائی کیلئے کافی ہے۔

[illegible]

پیشانی

مجلس شورای اسلامی  
روزنامه کیهان - تهران - ۱۳۴۲

یہ نظم (ایسا) اور انی سے ایک اور رویت ہے۔ وہ شہر حق سے پیپ کا  
 نہ ہے۔ (ایسا)

ان روایتِ قصہ ۱۰۱۰ نمبر سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے ہندوئیں جس  
درجات میں وہاں بنات تھی دست ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے جس

عقب سے ہے نیاز و اس کی رات سے مایوں نہ ہو بائیں۔

قیامت کی نہایت بائیں قریف بائیں ہوشیاری و فصاحت و باغیت کا  
شاہکار ہے قیامت بھی نہایت بائیں و درہم بود و حسرت نہیں فراموش رات سے  
ون سے۔

### ☆ جنت برحق سے۔

جنت برحق سے مراد جنتوں میں جنتِ حشر و جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر  
جنتوں میں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں  
جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں  
جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں  
(امام احمد رضا)

جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں

جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں  
جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں  
جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں  
جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں جنتِ حشر کے ہیں

انت الذی من نورک البدر اکتسنى  
والشمس مشرقه بنور بہاکا  
آپ سے نور انہیں نے خورشید سے ماقتاب  
آپ کی رات سے روشن ہے نواں آفتاب  
والله یاسین مثلک لم یکن  
فی العالمین وحق فمن انباکا

آپ تئیں میں بہاں میں آپ رہیں نہیں  
 رب کعبہ کی قسم جس نے عنایت کی کتاب  
 عن وصفک الشعراء یا مدثر  
 عجزو کلو من صفات علا کا  
 اے کہ مدثر ہے عظمت آپ کی برتر از فکر  
 آپ کے درجات رفعت بے شمار بے حساب



حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات

تو ان عظیم ہمتوں کی ایک نئی قہر پستی ہو گئی ہے کہ قہار مطلق نے ہر  
انسان کا دل اپنی عظمت سے رفر فر فر کرتے اختیار و معرف کا عالم بنایا ہے  
جس کی وہ بی بی حوریت میں مجرے سے اٹھتا ہے تو قتل و سرحد و وہ ہو گئی ہے اور بھی  
وہ بی بی حوریت میں نہ رہتی ہے کہ اس نے قہار کے شکر و سپاس ہے

ناتواں پیر سے یہ ہے      نہایت چرخ ہے یہ ہے  
(غالب)

اور چوب بات، بل مقررہ سید پر از محاش علی سے شہداء بر سنی اور قوی  
 مارہ و عمرہ تو یہ قیں رہے، نیکستی میں اور یہی فیصلہ رتی ہیں۔

۱۱۔ میں اٹھ کر کان اتر۔ بعد از خدا بزرگ تلی قدم تشریف  
 لے کر منہ سے مہر میں فوسل تلی و ناسات کے بعد سے  
 میں نے لے کر زبان میں لے کر بے لکھ کر لے کر پڑا کر لے کر  
 قدم مشمش پر غاب و ہاتھ لے کر لے کر بے لکھ کر لے کر  
 بعد تلی بے لکھ کر لے کر قدم پتے ہیں۔ منہ تلی بے لکھ کر لے کر  
 کت تلی بے لکھ کر لے کر منہ تلی بے لکھ کر لے کر

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے

کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

اے اعطیک لکوتر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(امام احمد رضا)





رم غفر نے سخت نالی سے انہوں نے عہد شکنی کر کے رایت یا  
 نہیں، میری اس حد تک یہ کہ تم نے "ایا" اور "نہ" سے یہ (ایسا) یہ  
 انہوں نے نام نہیں ہیں میں شریک بنوں باقی۔

[illegible]

(باب ۲۲۰)

1.  $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

نہ سہل بدقولیہ عالم نے بقہ اسے نہ بندھا تھے  
ہر ایک یہاں ہشت سنے سے (ایضاً باب ۲۰۲)  
نہ سہل بدقولیہ عالم نے کچھ ہشت سنے کو (ایضاً  
باب ۲۰۰)

نفسہ سبکی کے تقویٰ میں ہم نے وہاں بہت سے نیک و پارسہ  
(۱۹۹)

(199-1)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے یز کے ہاں سے منع کیا۔  
(ایضاً باب ۱۹۱)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے ہر چنگل والے پرندے (باز، مدینہ)  
نہیں دئیے، جس نے منع کیا (ایضاً باب ۱۹۲)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے ہر دیوانوں کے مانت سے منع کیا  
(ایضاً باب ۱۹۵)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے شکاری سے کسی قیمت کی راحت کی  
(ایضاً باب ۱۹۷)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے بیج میں وہ شکاریوں اور قتل سے غیر  
مضمون چیز کے منع کرنے سے اور غیر متبوعہ چیز کو بیٹے سے منع کیا (ایضاً  
باب ۱۷۶)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے کسی حالت والے غلام کو ہندی کی  
غیر وفادار سے منع کیا (ایضاً باب ۱۷۷)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے کھجور کے پتے چل بیٹے سے منع  
کیا (ایضاً باب ۱۷۳)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے فریب والی بیج سے منع کیا (ایضاً  
باب ۱۷۱)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے کھجور میں قیمت کی تقسیم سے پہلے  
بیچنے سے منع کیا (ایضاً باب ۱۶۴)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے شہد (مقتول) سے ہاتھ پاؤں ناک  
دئیے دھانے سے منع کیا (ایضاً باب ۱۶۳)

فقہ رسلی الحدیثی علیہ وسلم نے عورتوں کے ہنساں بالہ بر سے منع کیا

## (ایضاً باب ۱۲۹)

حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد منع کیا (ایضاً باب ۱۲۶)  
 حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں عمرہ و حج کے پرہیز کا  
 مستحق قرار دیا (ایضاً باب ۱۱۳)

حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہ عورت کے نکاح کو حرامی رسد  
 کے خلاف ہو سے منع کیا (ایضاً باب ۱۲۳)  
 حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہ عورت کے نکاح کو حرامی رسد  
 کے خلاف ہو سے منع کیا (ایضاً باب ۱۲۴)

حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا  
 (ایضاً باب ۱۶)

مسواک فرض کر دیتے

امام اہل سنت علی بن حسینؓ کے انہوں نے تمام سے انہوں نے  
 حضرت نعم بن ابیہؓ کے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا یہ صحابہ ہیں  
 تمہارے، انہوں نے زور دیا کہ میں مسواک یا روئے اس میں اپنی امت پر اس  
 مشکل نہ جانتا کہ ان میں نماز کے وقت مسواک کیلئے حکم دیتا (ایضاً باب ۲۱)  
 (مطبوعہ دارالحدیث، بیروت)

مانگو دیا جائے گا

امام اہل سنت نے انہوں نے ایب آدمی سے انہوں نے حضرت  
 عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی کہ حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ  
 پسند ہو کہ قرآن کو کسی نسخہ پر پڑھے جس میں وہ قرآن ہے تو عبد اللہ بن مسعودؓ (بن  
 امیہ) کی قرات کے طریقہ پر پڑھے پھر آپؐ نے ان سے فرمایا مانگو دینے جاؤ

ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ان کو خوشخبری دی تو انہوں نے ماکا اب اللہ میں تھہرے یہاں جو زائل نہ ہو اور حقیقتیں جو بھی چورکی نہ ہوں اور بات میں تیرے نبی کا ہاتھ مانتا ہوں (مسند باب ۱۸۹) (ملخص)

### اشہار

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر و بیوی کی عمر ایک سال سے زیادہ تھی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی قبا میں شہادت ہوا ایسی روایات بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انحراف میں عمر کی شہادت سے متنبی فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی و ہر ماں فاش کیا۔ ہاں کہ بدیت فاش ہو جائے (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ سے خبر لی کہ شامی پہ چہرہ کر دیا۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کی اجازت مانگی۔ (مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کی بنائے چار مہینے میں دن کا سوگ تین دن کر دیا (طبقات ابن سعد)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ توڑنے والے کا غارہ معاف فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوفؓ اپنے ریشمی لباس حلال کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کیلئے حالت جنابت میں بھی

مجدد ہیں، نسل ہونے و پورا کر دیا (ترمذی و تھقی)

نصیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ صلوات  
دی۔ (بخاری و مسلم)

نصیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کے لئے اللہ تعالیٰ صلوات  
پیدا کرنا نیت رکھنا کہا۔ (طبقات)

یہ وہ احکام ہیں جو ان کی قوم کے پاس تھے اور یہ وہ احکام ہیں  
جو ان کے پاس ہونے سے انہیں پہلے نصیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر  
شرعیات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

آپ کا حکم اللہ کا حکم ہے۔ علامہ شیرازی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے  
پیغمبر و مومن کو یہ بات کہ، اپنی رائے سے جو روچا ہے انہیں فرماتے ہیں  
(الایمان شریعہ) ہم ہمیں کی فرماتے ہیں۔

ببینا الامر الناهی فلا احد

ابرفی قول لامنه ولا نعم

نصیر اپنی امت و حبیب و صاحب و یلینا پندرتے ہیں اس سے پاس نہ چھڑیں  
عالم و دین اور نہ ان کی چیزیں اور نہ جیسا کہ قرآن حکیم نے فرمایا و جعل لہم  
الطوب و حرد علیہم الحسنات

نصیر اللہ بن محمد، و توب اللہ موت برایا ہے مائتویہ وقت مائتویہ  
دعا قبول ہوگی۔

حدیث کی اہمیت اجاگر ہوئی۔



## متفرقات

اب نہ مختلف مقامات پر بیان کرنے میں مختلف روایت مبارکہ پیش کرتے ہیں وما توفیقی الا باللہ

## فراست مومن

ہم مومن کے لئے بہت حد تک انہوں نے ابو سعید نے روایت کی ہے کہ  
سب سے پہلے جو مومن نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے واسطے اللہ تعالیٰ سے  
وفا کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایمان لے کر آیا ہے آپ نے یہ آیت تلاوت  
فرمائی کہ لا اله الا انت سبحانک انی کنت من العباد  
بصیرت کیلئے (ایضا کتاب التفسیر)

## اشارات

اس روایت کے معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تعظیم کے لئے  
وقت کے باب میں اشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

کخردلة علی حکم التصلی

یعنی اللہ کے شہر و شہر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
کے دانے کو اقبال بھی کہتے ہیں۔

دیدہ ام ہر دو جہاں را بنگاہے گاہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دعا ہے کہ  
کہ اس کی نظر دل پر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دعا ہے کہ  
توں میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دعا ہے کہ

## وراثت مومن

ہم ائمہ نے محمد بن احماد نے انہوں نے ابو حسان نے انہوں نے  
 عبد اللہ بن عباس نے روایت کی کہ سمرقانی المدنی علیہ السلام نے یہ مذہب  
 و اہل اسلام کے نام سے شروع جو مذہب ان وراثت والے مذہبوں میں مدنی  
 تھیں علیہ السلام کی طرف سے یہ مذہب کی طرف سے مدنی وراثت کا  
 یہ مذہب وراثت کے بعد مدنی وراثت کے بعد مدنی وراثت کے بعد  
 یہ مذہب وراثت کے بعد مدنی وراثت کے بعد مدنی وراثت کے بعد

## اثار رات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

زین مدنی کے بعد مدنی وراثت ہے۔

وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں

وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں  
 وراثت میں تصرف و اختیار ہونا ہے۔ ہر مذہب اپنے اپنے میں

اللہ اللہ ہے کیا شان جلالت تیری

فرش یا عرش پر باری ہے نعمت تیری

ابو و مومن کی اس فراست و وراثت کو شرف لگتے ہیں وراثت کے  
 اختیار کا انکار کرتے ہیں انہیں ایمان کی طاقت و موت کا علم نہیں ایمان الہی  
 نعمتوں کے شرف نہ صرف تو بتاتے پھر اس میں اور انہیں میں یہ فرق ہے۔

بندے اور بت بندے میں یا تمیز ہے۔

## مومن حضور کے بندے

ابو جحیم نے روایت کی کہ بنی اسرائیل نے انہوں نے ابوالحیوہ سے انہوں نے بائبل کے انہوں نے ابو عبد الرحمن سے انہوں نے ثوبان مولى رسول اللہ سے یہ سن کر کہی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں انہیں مائیں + اس آیت سے ہے  
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا سُلٰٓسَةَ الْاَمْرِ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ الْعِلْمَ فَاْتُوْا عَلٰى الْمَشْرِىْمِ الْمُبْتَدِئِ  
مستطوبوں رحمت اللہ علیہ کے یہ بندے انہوں نے اپنے آپ کو علم یا علم کی بات  
کہا میں نے وہی عدوی کے نہ پیش ہے (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰) (۱۰۰۰)

## اشارات

### اس روایت سے معلوم ہوا کہ

یہاں عبدالحی نام سے نہ محبت کے نام سے کہی میں عبد الرحمن  
عبدالحی وغیرہ نام سے ہیں یہ تمام سیدم نے اہل بیت کے حضور کا بندہ قرار  
دیا ہے حضور فرماتے ہیں عبدالحی ہمارے اور ان کے رہنے والے سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے مملی آقا نہیں (اس کی کتاب الانبیاء)

صحابہ کرام نے اس سطر پر لپیٹ کہا حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں  
کسب عسده و حاد مہ میں حضور کا بندہ اور خادم (الریاض النضرۃ) اسی طرح  
حضرت بلال مازا نے اسے بعد حضرت صدیق اکبر جب حضور سنی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم بارگاہ میں آئے تو

گفت ماو بندگان کوئے تو

کردمش آزاد ہم بروئے تو

چہ نام و نواں آپ سے و چہ زنت نے بندے ہیں۔



ہذا معنی عام قرآن وحدیث میں بلذات مستعمل ہے۔ قرآن کہتا ہے  
 فانكحوا الایامی منكم الصالحین من عبادکم وامائکم (سورہ النور) عبادکم  
 کا معنی ہے تمہارے بندے یعنی غلام

## وصال کے بعد پکارنا

اہم ائمہ کے پیروی تابعی کے انہوں نے اس بن ماریہ سے روایت کی ہے  
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ  
 کے رشتہ انور سے پکارا اور پیشانی پر یوں کیا اور ہاتھوں کے ساتھ لہلہ لہ لہ لہ لہ لہ  
 الموت مرنیس اس کرم علی اللہ من ذلک اللہ آپ کو موت کا  
 پچھا۔ کا آپ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ بزرگ ہیں (ایضاً باب ۱۸۲)  
 روایت فی اہم ائمہ کے نافع کے انہوں نے ابن عمر سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر قبہ کی طرف سے آئے اور قبہ نور کی طرف پہنچے اس کے بعد السلام علیک  
 ایہا لانی (ایضاً)

## اشارات

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان کے وصال کے بعد یہ خدہ خدہ اب  
 یا لانا افضل البشر بعد الانبیاء فی سنت ہے ہذا یا رسول یا نبی ہذا یا نبی  
 بلکہ یہ مومن نماز میں بھی اٹھتی ہے جو نماز میں جائز ہے یا بھی جائز ہے۔  
 ۲۔ حضور زندہ ہاویہ میں پہلی موت کا مزا اس کے پھر کا کہ علی بن ابی طالب  
 اموت کا تقاضا پورا ہو جائے۔ ۳۔ ائمہ موت کے بعد حیات ہدی کا نسل ہوئی کہ  
 اب لولی اور موت قریب نہیں آسکتی ہے اسی پر ایمان موت ہے بعض حضرات  
 نے یہ نظریہ تراشا تھا کہ حضور قبہ نور میں معاف اللہ۔ ۴۔ تین ائمہ امت کی



اور یہ کہ وہ سنتا ہے۔

## زیارت قبور

امام اعظم نے حلقہ کے نبیوں نے بریدہ سے نبیوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قبور کی زیارت سے منع کرتا تھا اب تمہیں ہوں۔ قبور کی زیارت یہ کہ میں یہی بات نہ کرو۔ (ایضاً باب ۸۶)

امام اعظم نے نبی سے روایت کی کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کو ہر پندرہ روز پر تشریف لے کر جاتا رہا ہے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی روح ان قبروں کو ہر روز جاتی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس قدر میں مت ہیں آپ نے فرمایا میں نے خدا سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی بات نہ کی تو مجھے ہر روز تیر کی چوبیس میں نے شفاعت کی بات نہ کی تو نہ ہی امور کی روایت میں ہے کہ جسے ان کی قبر سے اتار لیا وہ مسلمان آپ کی محبت کی وجہ سے روئے (ایضاً)

## اشارات

اس روایت کے مقدمہ کہ قبر کی زیارت کرنا جائز ہے یہ علم ہوا ہے کہ ہند اسی پر اہل سنت و جماعت کا عمل ہے۔

اس روایت میں ہے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی شفاعت کی جازت نہ دی جس سے بعض حضرات نے نہایت دشمنانہ تفسیر دے دی ہے یا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا تھا۔

## ابوین کریمین کا ایمان

حضرت محمدؐ اس ہولناک تصور سے کلیہ منہ کو آتا ہے۔ ایمان کی پوچھیں

بل جاتی ہیں کہ جان ایمان محبوب خدا شاہ لولہ اس سبلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
والد برائی پیدا ہوا ہے اللہ مریدہ آمنہ رضی اللہ عنہما مؤمن نہیں تھے۔ وہ زنت میں  
نہیں جا میں گئے۔ ہم پر پتے ہیں وہ مؤمن ایوں نہیں؟ وہ زنت میں یوں نہ  
جا میں گئے یا ہر مہر پان کا یا ایک شعیف سے شعیف حدیث بھی اصالی یا  
مقلد سے اس میں نہ ہوں قول اور قولی فعل ان ایمان سے اس سے کمال  
بامور انہوں نے شرع و حکم کا کتاب یا یہ وہ حدیث جانی سے مستند ہے  
ہوں؟ مولاں میرے ہر جہان کے یہ محبوب ہے۔

اس حدیث کے اصحاب ان حضرات کی یا سنی اور مقلد کہ یہ وہ ہے  
غزویہ مصر کے باقی، انہوں نے ہر پر مقلد کی سات سو اس میں اس کے  
پس مقلد اس شہادت مولاں سے۔ مولاں انہوں نے بھی بت مولاں میں یا سے  
نام میں مذکور مقلد پر مقلد یا سنی بت سے دعا و کتاب سے تب تک مقلد  
مولاں مقلد سے کہتے ہیں کہ میں شہادت میں سے استیجاب نہیں کرتے  
ن۔ پس ان مقلد یا ہر مولاں اصالی مقلد سے مقلد مقلد مقلد سے  
برخلاف مقلد ایسی رائے قوم مقلد مقلد مقلد مقلد مقلد مقلد مقلد  
مقلد نہیں۔ مقلد مقلد میں ہے کہ آئندہ سبلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کل مولود یولد علی فطرۃ فانی ہے بچہ اس میں پیدا ہوتا ہے۔ پس جب تک  
مقلد مقلد مقلد مقلد میں اس کے برخلاف مقلد مقلد سے مقلد مقلد مقلد  
نہوں نے ہر مقلد نہیں یہ مقلد۔ (میرت لکھنؤ ص ۹۷)

تاہم اس کے برعکس ایسی روایات موجود ہیں جن سے ان کا مولاں مؤمن  
ہونا ثابت ہوتا ہے اس پر ہم چند مقدموں کے تحت گفتگو کرتے ہیں۔

## دور فترت میں وصال

اس پر تمام صحابہ تابعین محدثین اور محققین علیہم الرضوان کا اجماع ہے کہ

انصار رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے بونین برکاتین کا وصال و وفات میں ہوا والد  
برائی تو انصار کے دنیا میں پہلے فرما ہونے سے چند ماہ پہلے ہی وصال فرمائے  
اور والدہ مطہرہ و انصار کی عمر بڑھ ہی کے چھٹے سال وصال فرمائیں اب وفات  
میں وفات پانے والوں کے بارے میں تین قسم ہیں۔

۱۔ وہ لوگ ہوں جن کی بحیثیت بے توحید و ماننے والے رہے پھر وہ ہیں جو ان کی  
شریعت میں داخل نہیں ہوئے مثلاً قیس بن سعد و زید بن عمرو و جہم ہیں  
جو ان شریعت میں داخل ہوئے لیکن قرآن کی قوم ثانی وہ لوگ جنہوں نے  
شرک کیا اور اپنے کے حال و حال سے۔

۲۔ شام و مکہ و انہوں نے نہ شرک کیا نہ توحید و جان سے نہ ان شریعت میں  
داخل ہوئے نہ اپنے کے ان شریعت بنائی تمام عمر فحشا میں رہے۔

۳۔ یہ پہلے اور قبیلہ کے عمر کے تحت آنے والے لوگوں کو مذہب نہیں  
ایا بلکہ اس کے بعد (بانی جد اس ۱۶) اس کا ثبوت قرآن پاک سے بھی مانا  
ہے و نہ کہ معصی جسے بعد رسول ان میں وقت تک ہی کو مذہب نہیں آیت  
بابت تک اس کے پاس رہا نہ تحقیق میں تاریخی و تائید کی شواہد شریعت کے ساتھ  
تے ہیں کہ انصار کے بونین برکاتین کا تحقق پہلے عمر کے ساتھ ہے وہ ان میں  
پر قائم تھے انہوں نے ہمیشہ شرک و فحشا سے نفرت کی وجہ سے تمام برائیوں  
کے پرہیز میں مصروف رہا جس سے بات تو یہ ہے کہ وہی صحیحہ و غلطی ان کے  
سزا نہیں ہو سکتی بلکہ ہم ان کے اس مال ایمان پر غواہد پیش کرتے ہیں۔

قرآن حکیم میں حضرت یدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آیت ہے  
و جعلہا کسۃ باقیہ فی عصہ لعلہم یرجعون اور اسنے اس کی نسل میں کلمہ  
باقی رہا۔ وہ بارگاہ تہذیب (عمرہ زخرف آیت ۲۸) اس آیت کے تحت تائید  
نہی کی اور تفسیر ابن کثیر میں جبرہ مفسرین لرام حضرت ابن عباس مجاہد قتادہ و عروہ و



ایں اہم پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہیں گے اور یہ حاملہ قیامت تک رہنے کا (و ماثور) قرآن عظیم نے شہادت کے تمام پہلوؤں سے پکارت کر دیا ہے۔ حضرت برزخ اور عیسیٰ علیہما السلام کی اولاد سے جو نہایت مسلمان تھے ان نہایت میں حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد پیدا ہوئے تھے۔ تاریخ عرب شہید ہے کہ وہ تمام اپنے اپنے وطن میں توحید کے علمبردار تھے۔ خالق کے آیتوں سے ان کی دلچسپی تھی کہ وہ نہایت کتابت نہیں کرتے تھے۔ ان روایات سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت عباس کے روایت ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں جب تک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اس کے بہتر سے میں بنایا۔ مخلوق کے وہ جسے یہ مجھے بہتر سے میں بنایا۔ پھر اس بہتر سے میں تعمیر کیا۔ مجھے بہتر قیامت میں بنایا۔ پھر اس قیامت سے وہ بنائے گئے بہتر میں پیدا کیا میں اپنی ذات اور اس کے اعتبار سے اس نے بہتر ہوں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انس کے روایت ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی انسانی نسل کو وہ طبقوں میں بانٹا یا مجھے بہتر طبقہ میں رکھا یا میرے نسب و لیے والدین میں سے نکالا یا میرے نسب کو اور بہات کی بی بی سے نہ چھو میرے حاملہ نسب میں ہمیشہ کمال قائم رہا میری وراثت میں بھی بھی میرے حاملہ نسل نہیں ہو گا یہ بھی طہارت حضرت آدم علیہ السلام سے ہے۔ حضرت عبد اللہ و زید و آمنہ تک برقرار رہی۔ پس میں اپنے ذاتی شرف اور آبائی شرف کی وجہ سے بھی مرتبہ بہتر ہوں (ماہل المغوۃ النقی)

حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بی بیوں کے شاموں میں منتقل ہوتا رہا (شرح الزرقانی جلد ۱ ص ۲۰۶)

واحد بن اس کے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے والد ابراہیم کے اسمائیل کو چنا اور اسمائیل سے نانا چنا بنی نانا سے قیش کو چنا اور قیش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔ (مسلم، ترمذی، سبل الہدی، جلد اول ص ۲۷۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آج روایت ہے کہ زمین پانچ اور میں سات مسلمان ضرورت ہیں یہاں تک کہ زمین والے زمین ہواکے ہو جائے (زرقاتی ص ۲۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اہل ایمان نے مجھے جا میں سے زمین کے شتوں اور مغربوں اور چوں میں دینے مجھے آپ سے افضل مئی جی نظر نہ آیا اور بنی ہاشم سے بہتر مئی والدہ نظر نہ آئی (ابو ابی لیلیٰ، سبل الہدی جلد اول ص ۲۷۲)

ان احادیث مبارکہ مبارکہ پر پانچوں اور اندازہ کریں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ساری امت کے ساتھ اپنے سب سب کی پائینی کا اعلان کیا ہے یعنی وہ امت کی غور جی اور مٹی سے پائینی پائینی کرتے ہیں شرک و کفر و پائینی کی ہوا تک نہیں باقی الصالحات کون محسوس ہیں اس آئی اس پر پائیں ہے سب انصاف یا جائے کہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و ارحام سے پیدا ہوا ہوا آدمہ مابہ اللہ علیہ و علیہ و افرقت میں ہوا ہے نہیں کی بنی تعمیر نہیں پختی پختی جی انہوں نے اپنے آبائی دین کو سامنے رکھتے ہوئے توحید پر یقین رکھا شرک و فخر سے نفرت کی۔ اچھے بیٹے اللہ کے واحد و پکارا مٹی طہارت کے باندہ مقام پر غار رہے جس پر سب کا انصاف ہے اور کائنات کی تمام خوبیوں کا شاکر و فرزند تھیں ہوا تو یہ ان کا ایمان ثابت نہیں یہ ان کی مغفرت مستحق نہیں۔

ان صریح دیدہ آدمہ کہ بنی کو سرف بنی نہیں بنی نے نبی ہر رسول کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی والدہ ہونے کا شرف حاصل ہوا امام سیوطی علیہ الرحمہ



نے تصریح فرمائی ہے کہ ہر نبی کی والدہ معصومہ تھی (مسائل احمد ص ۳۸) ہم  
لہجے میں اگر باب حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نبی سے ہر اعتبار سے افضل ہیں  
تو اس افضل میں یہ ہے چنانچہ رہے یقیناً جس طرح حضور سب نبیوں کے سردار ہیں  
اسی طرح حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ سب نبیوں کی مائیں و سردار ہیں  
مومن سے ہر جہاں معصومہ ہیں اور ایسی معصومہ ہیں کہ ایمان ان کی بچیوں میں آیا  
جس سے سب نبیوں معصومہ بنی ایمان والی یا امن والی بنے ہیں انہوں نے تمام عمر  
ان پر ایمانی اور عملی سے رہی ہے اور ان جہشت کی طہارتیں ان کے قدموں کی  
دھوئیں پر قربان اور چھاپے نور نظر کی وارادت با سعادت کے موقع پر وہ جہشت  
ایکے نیم اقتدر نبیوں کی زیارت کی اور ان کی بشارت سن کر اپنے نور نظر سے  
امام المہدیین ہونے پر یقین یہ مشاہد سب انہوں نے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا تو فرمایا

اے حلیمہ تمہیں معصومہ بنانا پڑیے۔ یہ نور نظر غیب شان کا مالک ہے نہ  
کی عمر بچے اور ان میں اس کی برکت ہے وہی تکلیف نہ دہی ہو عام عورتوں کو  
توہی نہ میرے پاؤں کی آئے وہ آیا اور اس نے کہا آپ بہت بلند یہ  
نور نظر و غفرلہ دینے والی ہیں جس کا نام احمد ہو گا اور وہ تمام سوالوں کا سردار ہو گا  
(طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۵۱)

باب یدو حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور کو لے کر روانہ ہوئیں تو یدو آمنہ رضی  
اللہ عنہا نے فرمایا عیدہ باللہ الجلال من سرورہ مر علی الجبال حتی اراہ  
حامل الحلال ویفعل العرف الی الموال و غیرہم من حسنہ الرجال  
میں اس نور نظر کو اللہ کی یاد میں دیتی ہوں جس سے جو پہاڑوں کو عبور کرتا  
ہے یہاں تک کہ یہ نور نظر اپنے ہتھیار اٹھے اور غلاموں اور لڑکوں کے  
ساتھ بھائی کرے (ایضاً ص ۱۱۱)



ثبث معوث الى الارام  
من عند ذی الجلال والاکرام  
تبعث فی الحل وفي الحرام  
تبعث بالتحقیق والاسلام  
دین ابیک ابرہہ ابراہام  
فالله انہاک عن الاصنام  
ان لا تو الیہا مع الاقوام

یعنی اے پیارے نبیؐ! اے قسائم باپ کا بیٹا ہے، اپنی قوم کا  
رہبر تھا، اس نے اللہ کے ہزاروں رسولوں کے نبوت پائی کہ اس کی آمد میں اپنے  
پیشینسخ کے وقت تیروں کا قدم اٹھایا، اس کی عالمگیری و سنت قربان کے  
لئے ہے میرے فرقہ میں نے غوب میں جس بیڑے میں تیرے رسولؐ سے  
تو اللہ جل جلالہ کے رسولوں کی طرف نبی بن رہے ہو، اے قسائم  
اس کے مطابق اس کا نام محمد ہے، اے نبیؐ! تیرے بعد کسی نبی کا حق نہیں ہے  
اس کی آمد بعد جب تم لوگوں نے اپنے ہمارے رسولؐ کے ساتھ تیر کی باتیں کی، تو  
تم لوگوں جو اوستہ رکھتے ہیں۔ چھ فرمایا کہ چھٹی برائی بیڑے کا نشان ہے۔ کیا پانچویں  
بیڑے کا نشان ہے، کیا اسے بارہوی میں مگر میرا فرقہ ہمیشہ بلند رہے گا، اس کے  
اس پر پانچویں چھوڑ دے، اس نے پانچویں سخت چھوڑ دیا ہے، اہل حق اپنے آپ کو  
مسلک بنایا (زر قالی جلد اول ص ۱۶۵)

امام زر قالی فرماتے ہیں۔

یہ آدمی یہ باتیں سن کے مومنہ مومنہ بننے پر متوجہ نہ ہوئے۔  
انہوں نے دین ابراہیم کا حال دیا۔ مشہور سنی محدثوں علیہ وسلم کی ہشت کا ذکر  
پچیس اہل حق سے نفرت کرنے کا سبق دیا اہل حق کی ہفتی سے متعلق یہ باتیں

اسی ان کی بیزارگی، غم و محبت تو اس لیے کافی ہیں پھر زمانہ وفات میں تو ایسی باتیں بدرجہا اس قابل سے ایمان پر دلائل مرقی ہیں (ایضاً)  
امام آلوسی فرماتے ہیں۔

شیخ الحداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور کے تمام رسول یعنی آباء و مہمات اپنے عقیدے میں قادیانہ کا مروجہ ہے ہیں قیامت اور حساب مانتے تھے وراثت حنیف کے پابند تھے (مباحث ادب فی معرفۃ احوال اعراب جلد ۲ ص ۲۸۲)

### اسے مسلمان سینہ دل سے پونہ

حضور سید محمد علیہ السلام کا رشتہ ہے اس وقت فسک و فسادک  
السلطون اپنے دل سے اس فتویٰ کے یا برا یا چھوٹی میں فتویٰ دینے والے ہم  
اس حدیث کا اہل حق و اہل ایمان کے اہل پر استکباریت ہیں کہ قادیان  
قیامت کا منظر تو سامنے لائیے۔

انبیاء کے والدین پر یا یا انحراف ہوا شہد مظلوم کے والدین پر یا یا  
انحراف ہوا انحراف کے والدین پر یا یا انحراف ہونا ہے۔ عام و عام کے  
والدین پر یا یا انحراف ہونا ہے قادیان میں صلی علیہ السلام کی انبیاء پر یا  
علیہ السلام کا پھر انحراف ہونا ہے عام کا مینڈھا مومن علیہ السلام کی ہائے یاس  
علیہ السلام کی محبت علیہ السلام کا لہجہ ایمان علیہ السلام کی بیوقوفی بقیوں کا  
بد بختیاب ہف کا تا اور رسول آخر سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناقہ جنت میں  
جا میں ہے (رون المعانی جلد ۵ ص ۲۳۶)

مذہب شیعہ کے مومنوں کو ننھے ننھے بچے اپنے والدین کو ہتھیاروں سے  
مسلمان کی دعا کے معجزات کی وجہ سے اس کے والدین کے درجات بلند ہوں گے  
غیر وہابیہ و اہل حق یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے قیامت خطیب مقرر سلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے والدین کو عذاب دیا جائے الاحول والا قوۃ الیہ باللہ یہ عقیدہ کتنا ہونے

ہے۔ اس عقیدے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتی ایذا ہوتی تو ان کا کون اندازہ برعکس ہے وہ رامت عام جس کی بارگاہ میں عرمہ بن ابی بھیل نے کہا کہ لوگ میرے سامنے میرے باپ کو برا بھلا کہتے ہیں رامت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یؤدو لاجد سب الاموات مردوں کی وجہ سے زندوں کو تکلیف نہ دے (فتح الباری جلد ۱ ص ۱۱۱)۔ اس کوئی حضور کے والدین پر غم و عذاب کا فتویٰ کا ہے اور اپنے اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دھوکا دیا تو یہ نہیں ہے بلکہ کافران سے ہے جیسے حضرت عرمہ کی تالیف قلاب نے لکھا کہ اس کی خدمت سے روک دیا جاتا ہے۔ حضور کے والدین سے ولی حرم صابری نہیں ہوا چہ تو ان کی خدمت کرنے والا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا یہ فتویٰ ہے۔ امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہمیں زیادتیں۔ ہم حضور کے والدین پر فرما فتویٰ کا میں یونہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی وجہ سے زندوں کو تکلیف نہ دے اور اللہ کا رشتہ ہے جو نہ بدل سکتا ہے اور اسے راعی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھتا ہے انیا و آخرت میں ان پر رحمت ہے۔ ہمارا بہر قوشی علیہ الرحمہ نے پوچھا کیا کہ ہونہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کو مرنے کے بارے میں یہ حکم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ معون ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں ایسا کہنے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپسی اذیت ہوتی تو ان کی وراثت سے نہیں ہوتی (الامی للفتاویٰ جلد ۲ ص ۲۴۱) (مسند ابی حنیفہ ص ۵۳)

### اس روایت کا کیا مطلب ہے

ان حقائق و دلائل سے ہوتے ہوئے بھی انہی میں روایت پہ انکا رہتا ہے کہ حضور کو والدین شفاعت سے یوں روک دیا گیا۔ یہ صحیح مسلم کی روایت رہ رہ کر یاد آتی ہے کہ دعائے مغفرت کی اجازت نہ ملی آخر اس روایت کا کیا مطلب

ہے نہ جنت ہیں نہ عذاب کی روایت بلکہ آیات کا یہ مطلب ہے؟ کیوں نہ تاویل کا۔ تاہم ان کے یہاں اس سے اس روایت اور دوسری روایت اور آیات سے مزین تفسیق قائم ہو جائے اور آدمی اس غلیظ عقیدے سے بچ جائے جو دنیا و آخرت میں لعنت و روع کی تاباں ہے۔ یاد رہے کہ تاویل و تطبیق کا قہر ان کے پاس نہیں تھا۔ نہ یہ جانتے تو قرآن کی آیات اور حضور کی حدیث کا نگاہ نہایت ہے جس فقرے سے صرف اس مسئلے میں نہیں اور بھی کی مسائل ہیں اس کا جواب یہ ہے۔ اس مسئلے میں تاویل یہ ہے کہ حضور و ولدہ و بعدہ کی شفاعت و مغفرت کی عبارت نہ مان اس وجہ سے ہے کہ وہ مکمل استغفار نہیں تھیں جس میں حضور نہیں ہیں۔ اعلیٰ مغفرت نہیں کی جاتی بلکہ اس مغفرت و شفاعت کا وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے چہ معاف نہ کا فہم مضرب ہے نہ اس سے شفاعت و مغفرت کی وجہ پائی جاتی بلکہ اس کا راز یہی مطلب ہوتا ہے کہ وہ انہوں نے کتنا ہے ہماری باریک بینی کی اس عبارت سے ہوتی ہے۔

ابا یہاں کے راز کو دیکھیں۔ یہ استغفار کی عبارت نہ تھی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ استغفار مکمل نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہ وہ نہ استغفار کی حالت میں نہ تھے اور وہ فضل خدا سے قہید پر قائم نہ تھے (اس سے انہوں کا واجب نہ ہوا کہ انہوں نے استغفار کی ضرورت نہ تھی)۔ یہ وہ آپ سے قہیدوں کا صدور تھی ثابت نہیں) اور استغفار کی عبارت نہ ملنے سے یہ وہاں ضروری ہے کہ وہ کافی تھیں۔ (جلد ۸ ص ۱۵۹)

امام بیہقی علیہ السلام نے یہ نہیں مہیا کی ہے کہ

استغفار (یہ شفاعت) کی عبارت نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد حضور و ولدہ و بعدہ فرمایا اور وہ شرف با اسدوم ہوئیں اس طرح ان

• اہل حق سے فخر و تہنیت، اجازت، استغفار نہ مانا یہ اہل حق متقدمین کے بارے میں  
سبب تھا۔ (نشر العسین، ص ۵)

یہاں سے بات تو ہم وہ حدیث کہی گئی ہے جس میں حضورؐ و ائمہ و  
اہل حق نے کہا کہ قرآن ہی ہے اور وہ تمہیں سے ساتھ ہے اتنا جہاد میں  
قبول کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے  
کہا کہ میں نے سنا ہے کہ میں نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ  
یہ وہ شخص ہے جس نے اسے دیکھا ہے اس وقت اسے اس کی (پیشانی پر) ۱۱۳  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ میں نے  
نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ میں نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ میں نے  
تشریف لے کر تشریف لے کر تشریف لے کر تشریف لے کر تشریف لے کر تشریف لے کر تشریف لے کر  
یہ بات کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ میں نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ میں نے  
زندہ یا مرنے پر ایمان میں اور پھر وفات پر میں (ایسا)

### علامہ ابن تیمیہ کا ہم

ابن تیمیہ نے اپنی حالت سے متبرک ہو کر اس حدیث کو بھی مضموع کہا ہے  
جیسے اور بہت سی حدیث کو مضموع کہا ہے۔ اس نے اپنے فتویٰ کو جہاد میں  
اس پر مندرجہ ذیل اعتراضات وارد کئے ہیں۔

اہل معرفت سے زیادہ یہ حدیث مضموع ہے۔

اس آیت کی خلاف ورزی ہے کہ نہیں ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جب انہوں نے

ہمارا عذاب دیکھ لیا۔

صحیح مسلم میں ہے کہ میرا باپ روزی میں ہے

صحیح مسلم میں ہے کہ استغفار کی اجازت نہ لی





## تیمیہ قربان کئے جاسکتے ہیں۔

دوسرے کا جواب یہ ہے کہ ابن تیمیہ وغیرہ کی یہ عادت ہے کہ وہ کافروں کے رد میں ناز ہوئے ہوئی آیت کو مومنوں پر چا پال کرتے ہیں۔ یہ کیسی گنہگار عادت ہے۔ مہدین موصوفہ مومن نہیں تھے ان کے لئے جہنم سے آیت ان پر چا پال دینی نہ کہ بد کے وہ موصوفہ تھے دین پرانیوں کے جیڑے کا نشانہ تھے۔ ان کے پاس سے آپ ان کو زندہ دیا گیا۔ قادیان کے ساتھ ساتھ رات کو لڑکی چاکی مان میں۔ قیامت کے دن کوئی ان سے انصاف نہ کرنے کیلئے ان میں انصاف کا تئیم اصرار نہ اور یہ مجرم ہے امام بیہوشی فرماتے ہیں۔

بخاری و مسند میں ان حدیث کی تائید یہ مسلمہ کا یہ قاعدہ ہے کہ نبی کی بات سے تمام امت نے تسلیم کیا ہے۔ وہ یہ کہ نبیؐ کو بھی مجرم و یا ناصحیت کی مہم شروع ملے کہ تقویٰ علیہ وسلم کو بھی نہ ورنہ اگر مراد زندہ کرنے کا مجرم نہ ہو۔ نبیؐ نے ان کے مذہب پر مقلدین سے اور انہیں اس پر چاکی کی من کا نشانہ بنایا۔ ان کا یہ عقائد ان کی مثال سے مراد ابن واندہ کا باطل عقائد ہیں۔ علیہ السلام کے مراد ابن واندہ نے ان کی مثال سے (مذہب ابو حنیفہ)۔

جب امام مراد ابن واندہ کا مجرم اور ناصحیت قرار دیتے ہیں تو ان پر ان آیت کا چا پال نہ کرنا ہی عادت ہے کہ کافروں کی مذمت میں ناز ہوئی ہو۔ تیمیہ کا جواب یہ کہ ان دوسرے کا بیان صحیح بخاری و مسند میں ہی ملتا ہے۔ کوئی ان کے پوچھتے۔ جس بخاری و مسند میں روایت مذکور نہیں نہ ملتی ہے۔ امام ابن ہمام علیہ السلام نے بھی فرمایا غیر مقلدین کے امام مذہب ہیں وہی نے بھی معیار حق میں بخاری و مسند کی حدیثیں اور ان کے رہنما مراد ابن واندہ مقلد ہیں۔ بخاری و مسند کی جتنی ہی حدیثیں انصاف کی شان میں وارد ہیں۔ ان حدیثوں کی یہ لوگ احادیث پر تردید کرتے ہیں یا تاویل کا نام لے کر





نے اپنی روایت کیا ہے۔ وہ موصد تھے اور موصد کی مغفرت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے یہاں تک قریبہ وارد ہوتا ہے کہ پھر ان کو بتداء معذب ماننا چاہیے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ ضروری تو نہیں کہ زمانہ فترت میں فوت ہونے والا یہ موصد ابتداء میں ہی معذب ہو یہ شرط و خلاف کا مطلقہ فیصلہ ہے کہ جو موصد زمانہ فترت میں شرب کے پانی، موت جہالت کے مضمحلہ یا وہ قطعاً باقی ہے اس پر بہت ہی عادیث گواہ ہیں۔

عثمان بن سنان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں سے سے آپ اہل بیت کی شفاعت فرمائیں گا چھ دنوں کے بعد ان کے قریب ہوں گا چھ دنوں کے قریب ہوں گا۔ (ابو حنیفہ کی جلد ۲ ص ۲۰۷)

ان روایت کے بعد موصد ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والدین نے فرمایا: روحان بہ ہذا حضور کے قریب ہو ہذا حضور کی شفاعت ان میں سے ہوتی ثابت ہوئی۔ فافہمویا اولی الابصار

عمر بن جعفر نے حضرت علی امین کی حدیث سے مرفوعہ بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل ایمان نے مجھے آرا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں ملک ملک سے آپ کو میں جہنم فرماؤں گا جس کو میں آپ کی غفلت کی وجہ سے جہنم میں آؤں گی آپ کو حرام برائی۔ (مسند ابی حنیفہ)

عثمان بن سعید سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا میں نے اپنے رب سے مانگا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو اس میں نہ ڈالے تو اس نے میری دعا قبول فرمائی میں نے یہ مانگا وہ مانگا برآیا (ایضاً بحوالہ شرف النجوم)

آخر میں قرآن و حدیث کی تائید کرتے ہیں کہ حضور یہ دعا مانگا رستہ تھے۔ رسا اعفونی ولوالہدی یا اللہ میری ورمیہ سے والدین کی مغفرت فرما۔

اس آیت نے بات ہی تم کو دی کہ حضور سلی اللہ علیہ وسلم سے والدین قطعی جنتی ہیں یہ قولہ حضورؐ کی دعا رو نہیں ہو ساقی نیز مغفرت اہل ایمان بیٹے کی طلب کی جاتی ہے اہل نمر بیٹے نہیں نیز اپنے والدین کی مغفرت کے ساتھ اپنی مغفرت کا فائدہ لیا کہ جو وہی میرے والدین کے بارے میں جو یہاں بھی آپ کا یہاں ہی اسے میرے بارے میں سوچنا پڑے گا۔

## ایک اور وضاحت

حدیث میں واضح الفاظ موجود ہیں کہ حضورؐ والدہ ماجدہ کی قبر نور کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہمیشہ بیٹے کی یہ قولہ تھا جو میں ولی قید نہیں ہونا یہ ہے کہ اگر وہ غیر مومن اور مذبذب ہیں تو ان کی قبر کی زیارت بھی جائز نہیں یہ حدیث قرآن حکیم کے زہد مت علم دیا ہے۔ ولا تصل علی احد منہم صا ولا نعہ علی قبرہ جتنی سے محبوب آپؐ ان کا مومن ہیں ان کے مرنے پر نماز پڑھو چاہیں اور ان کی قبر پر پتھر کے ہوں (تقوہ) والدہ ماجدہ کی قبر نور کی زیارت کی اجازت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مومن و مسلمہ تھیں۔ شہادت و مغفرت کی دعا کی مغفرت کی وجہ یہ ہے کہ ان کی شہادت میں کسی بلاشبہ روایت کے جو شہادت و مغفرت کی دعا ان کے حق میں ثابت ہے اس کا مطلب باندگی و جہات کا تصور ہے جو یہاں حضورؐ نے خود اپنے لئے مغفرت کی دعا کی اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضورؐ نے ولی خطا سے زیادہ ولی تو مغفرت طلب کر رہے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ورجات کی باندگی زیادہ سے زیادہ مانگ رہے ہیں اور باندگی کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ولی سہ نہیں۔

## شدت گریہ کی وجہ

بائیں کا نہیں ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبر نور پر شدت سے

ماتحتہ پر یہ امر رون اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی والدہ مابعدہ معذب تھیں۔  
حضرت نے ان کی حالت پر رحم بھی نہ کی اس سے زارہ قطار رونے لگے۔ دراصل  
ان دونوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ چکی ہے اس نے ان کو اس سے یہ بات  
آگے پا رہی مہینہ و انہیں کین جو اہل محبت ہیں جن کو ایمان کی نجات  
حسیب ہے، انکار نہ کرے، جیسے قحطی میاش مائی عیہ اس امر فرماتے ہیں۔

حضرت کا یہ تاویل کے مذاہب کی مہر کے نہیں یہ تو اظہار افہام تھا۔  
انہوں نے آپ کا یہ نہایت نہ پایا آپ کی شان و عظمت کا لحاظ نہ کیا۔  
ہم نہ تو ان سے اس امر فرماتے ہیں۔ قحطی میاش نے یہ جواب دیا کہ یہ  
کے رونے کی مہر بھی نہیں کہ ان کی والدہ ان کی امت میں شامل نہ تھیں ان  
یہ نہیں تھی۔ وہ امت خیر میں نہیں تھیں (شیں موجب اللہ یہ ایہ منافق  
و محبت کی آپ کے اہل بدعت تہیں۔ حدیث کے آئینوں کے خلاف ہوتا  
ہے۔ آپ کی امت میں شامل نہ کیا ان تہن انہوں نے یہ عمل ایمن کی  
تصدیق کی۔ امام حسنہ انہیں نے فرمایا اور آپ کی رحمت کا آثار فرمایا یہ بعد  
قولی کا حضور یہ فضل و فضل انہوں سے خاص و خاص ہے کہ ان کے آپ  
سے والدین و زندہ یا نہ ہو وہ آپ پر ایمان لائیں واقعی وہ بہت ہی بڑے مہربان  
ہے۔ (الدرجہ المذیفہ، ص ۷)

## امام اعظم کا قول

متقدمین میں سے بعض حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما  
سے بارے میں غلو و مذہب کا قول لیا ہے جو کہ ان کی بہت بڑی گھور ہے عدم  
علی قادری کا فرما بھی ان میں آتا ہے بلکہ بعد میں انہوں نے اس عقیدہ فاسدہ  
سے توبہ کر لی ہو یا کہ کاشیہ نبی میں درج ہے اس طرح خیال ہے کہ ہوسکتا ہے  
وہ سے حضرات جو ان کی مخصوصہ وینی کاوشوں کی برکت سے توبہ کی توفیق مل

گئی ہو جہاں تک امام اعظم کا تحقق ہے کہ وہ بھی اس عقیدے پر قائم تھے وہ  
 انہوں نے فقہ ابراہیم میں فرمایا کہ مائتا علی النفر یعنی ان انہوں کا وصال نفر پر ہوا  
 معاذ اللہ یہ ہر امر نازم ہے امام محامدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فقہ البر میں جو یہ اختلاف ہیں ملتے ہیں کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ابوہن زبیین کا وصال نفر پر ہوا تو یہ الفقہ امام اعظم پر افتاء کے طور پر منسوب  
 ہے اس لیے کہ فقہ ابراہیم کے شیخ اور مقتدر شخص میں ان اختلاف کا نشان تک نہیں۔

(طحاوی جلد ۲ ص ۸۰)

امام بریلوی قدس سرہ نے بھی وضاحت فرمائی ہے۔

یہ قول امام اعظم کے ثابت ہی نہیں ہے یہ بنا امام اعظم پر ایک امر ہے  
 منہیں یونانہ فقہ ابراہیم کے درست و مستند شخصوں میں یہ الفاظ نہیں ملتے۔ امام ابن  
 حجر مکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ فقہ البر کے حوالے سے یہ عبارت ابو حنیفہ محمد بن  
 یوسف بن زید بن جبہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کی ہے انہیں امام اعظم کا تلمیذ بھی یا  
 جالے۔ یہ عبارت امام اعظم کی ہے تو پھر اس کا حق یہ ہے کہ وہ عید نفر میں  
 وصال یا اسے اس معنی کے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ نفر میں موات تھے میں جاتا  
 ہوا کہ مائتا علی الکفر کا ہو مائتا حماد بن عمر علیہ الرحمۃ نے شیخ یا اس کا  
 ایک اور باب بھی بنایا ہے وہ یہ کہ فقہ البر کے بعض نسخوں میں اس عبارت کے  
 ساتھ یہ الفاظ بھی موجود ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان  
 یعنی حضور کا وصال ایمان پر ہوا حماد بن علی قاری لہذا اس عبارت پر شک ہے کہ  
 واقعی یہ اصل کتاب کی ہے یا نہیں (امستد، جلد ۱ ص ۱۵۱)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ فقہ ابراہیم میں جو یہ اختلافات نظر آ رہے ہیں۔

امام اعظم کے نہیں۔

فقہ کے بارے میں جن کہ مات علی الایمان ان کا وصال ایمان پر ہوا

نہایت قریب ہے جہاں جو وہ بھی سراپا ایمان اس کے بارے میں اس عبارت کی یا ضرورت ہے یا نہیں لینے والی دوسری صورت ممکن ہے جو اس وضاحت کی ضرورت پر کسی اس کے حامی علی قاری نے اسے مشغول قرار دیا اور تاویل کی کہ یہ عبارت مشغول ہے تو ابوین ربیعین سے متعلق عبارت مشغول نہیں ہو سکتی امام بریلوی قدس سرہ کا یہی مطلب تھا۔

اہل علم جانتے ہیں کہ بعض حضرات نے اس حدیث مبارکہ کے معنی پر ہاتھ ساف کرنے کے لیے کہا کہ یہ فقہاء امامیہ نے محاف بردیۃ انہوں نے امام عظیمؑ کے کتاب کے نام مبارک کا بارے میں اپنے عقیدے کی ترمیم کی ہے۔

یہ غلطی ابو حنیفہؒ کی سے ہوتے ہیں یہوند اس کی تصنیف ہی فقہاء جہ سے نام سے معمم ہے اس لیے میں یہ الفاظ ہوں بخود ہے کہ وہ فقہاء امامیہ کا نہیں ہے چاہے اس پر آپ کا نام مبارک ہی ملے تو شراب کی بوتل پر شہہ کا لیبل لگا دیا جائے تو شراب شہد نہیں بن جاتی۔

اسی طرح اہل علم کے ہاتھ تو سر نہیں کے یہ ان الفاظ کی تاویل کی جائے کہ ابوین ربیعین عہدِ خلافت میں فوت ہوئے۔ مگر اسی زمانہ الکھولاقوا زمانہ منوف تصور کیا جائے کہ یہ آیت مبارکہ حرمت علیکم امھانکمہ میں فقہاء ان کا منوف ہے یہوند فقہاء ان کا منوف ہے اس کے فعل حرما فقہاء ظاہر امھات کے مطابق مونث ہے۔

حضرات سنی دینی ان گزارشات سے یہ نتیجہ خذ کرنا مشکل نہیں رہا کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوین ربیعین کے بارے میں اہل محبت کا یا ایمان ہے جو حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے وہ بھی جی اپنے محبوب کو تانے والی بات نہیں کرے گا اور جسے حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں وہ جو مرضی سے یہوند وہ ایمان دار بھی نہیں بنیں اگر کسی محب رسول سلی



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے وہ اس قسم کے عقیدے کا اظہار کرے تو اس پر فرض  
میں ہے کہ اس کی تردید کرے ورنہ غیرت ایمانی کے ضائع ہو جانے کا موقع ہے  
اور فرض نہرات لگتے ہیں۔ ایمان ابویں کے مسئلے میں سکوت کرنا چاہیے جتنی  
زیادہ بات ہے نہ کہ جتنی ہیں۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کا  
مہترین ذریعہ یہ ہے کہ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابویں کے ایماندار ہونے  
کی مقامات پر فخر ہونے فخر ہوں بریں کے مایہ و مقدر ہونے کی وہابی کی  
پاس کا افسوس برپا تقریروں اور تحریروں میں ان کی شان و عظمت بیان  
کریں جو ان پر غر کا فتویٰ کاتا ہے۔ بقول علامہ آغا علی نعمانی اس کے نہ کا کفر  
ہے (روان معنی) حق حدیث کے مطابق یہ بات درست ہے۔ نہ کی وہ وہی  
کافر کہے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

## چند عقلی دلائل

آپ ﷺ کے اہل بیت علیہم السلام میں روشنی میں فیصلہ دینا دین اسلام میں  
مشروع ہے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت  
خوارج عثمان بن عفان کی مدد میں آئے تھے آپ ﷺ نے ان سے عبارت فرمادی کہ  
میں یہاں بھی نہ چند عقلی دلائل پیش کرتا ہوں۔

جس شخص نے پیب میں حضرت یونس علیہ السلام کے پھنسیں سے پیب  
کے منہ میں ٹوٹے ہوئے چھوئے ہیں جس امر عظیم کے شکر الہی میں ہمارے آقا علیہ  
السلام نے پرورش پالی اس پر غر کا فتویٰ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقیناً ان  
کے قب الہم میں ایمان کی ایمان ہے نورانی نور ہے۔

جس شخص پر ہر تیم علیہ السلام نے قدم رکھا جس پیڑ پر سیدہ ہاجرہ نے بی  
کی جس پانی کو حضرت امین علیہ السلام کے قدموں نے چھوا جس تابوت میں  
حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے تہکات بند تھے سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی



میں کہہ سکتے ہیں۔

اے عثمان اپنے دل سے پوچھ ملائے نہ پوچھ  
 بیان فوراً قلم ۹۸ میں مجد نویں قریب ایک صدائی ہوئی تھی۔  
 حضورؐ کے والد مرثیہ کی قبر، نور محل کی ان کا کلمہ مبارک ایسے تھا جسے آنے والی  
 اُن کی یاد تھی (نورالوقت ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء)

### حضورِ نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضور

اہم کلمہ نے حضرت محمدؐ سے انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے انہوں نے  
 حضرت ہودؑ کے انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے روایت کی۔ وہ باتیں  
 حضورؐ کے قدموں کی انیدی جواب تھی، میری ہی نہیں بلکہ آپؐ کے  
 دوران میں جو وہاں سے (مصدقہ اہم کلمہ باب ۱۸۲)

### اشارات

روایت کے معلوم ہوا کہ حضورؐ کی مدد تعالیٰ علیہ وسلم کا تسمہ باندھنا  
 باب ۱۸۲ میں حضورؐ کی مدد تعالیٰ علیہ وسلم کے تسمہ کا ذکر ہے جس میں تسمہ  
 کے تسمہ کے وقت میں تسمہ کا ذکر ہے کہ تسمہ کا ذکر ہے کہ تسمہ کا ذکر ہے  
 ہوں یہ حضورؐ کی مدد تعالیٰ علیہ وسلم کا تسمہ باندھنے کا تسمہ (تسمہ)  
 جلد ۲، ص ۴۴۰)

یہ تسمہ اپنے وقت میں ابابہ رقی افزا میں (مسلم بعد ۱۲۰) اللہ  
 اللہ حضورؐ کا تسمہ رگوں کے طوفان میں سین دل کا ویلہ ہے وہ رائے آتے ہیں  
 کہ انہوں نے رقیوں میں رون کی تھی کا فوراً جواب ہے۔

جہاں ارادہ سے نرسا تھی یاد مجھ کو تھی  
 یہ تسمہ کہ بان عزیز سے ہے قریب تیرا مقدم بھی



مہربان بنے جس کو وہ باندھ رہی تھی۔

بنت میں تصرف کا اختیار دینا میں ہی حاصل ہے۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

وہ بچوں کی نعمتیں ہیں ان سے خالی ہاتھ میں

(امام احمد رضا)

## نصیحت افروز باتیں

وین میں ہم پسند نیست افروز باتیں کہہ سکتے ہیں مگر پائل کرنے سے  
ہمارا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔

حضرت سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جوان ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے  
بشیش دے گا وہ بخش دے گا (مسند امام اعظم باب ۱۶)

۱۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کا شمار ان میں ہے  
تعالیٰ کا بھی شمار ان میں (ایضاً باب ۲۴)

۲۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مومن بھائی کا  
عذر قبول نہ کیا اس کا نام معاشرے کے نام کے برابر ہے (ایضاً باب ۲۵)

۳۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں  
معاذ اللہ اخلاق ہے (ایضاً باب ۲۹)

۴۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا متلبہ اس سے کہ اس سے قدموں سے  
درمیان ہوگا وہ ثابت ہیں بند ہوگا اور اس سے نہ نکلے گا (ایضاً باب ۲۱۸)

۵۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی خدمت میں جیسا کہ  
ہے۔ (ایضاً باب ۲۱۸)

۶۔ حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ بتائے گا اس سے  
لڑتے والے کے برابر ہے (ایضاً باب ۲۲۰)



مہربان بنیں، جس سے ہمارے دل خوش رہے۔

بنت میں تصرف کا اختیار دیا میں ہی حاصل ہے۔

مالک کو میں ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

وہاں کی نعمتیں ہیں ان سے خالی ہاتھ میں

(امام احمد رضا)

نصیحت افروز باتیں

ان باتوں میں ہم نے نصیحت افروز باتیں لکھیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ہمارا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخشے گا وہ بخش دے گا (مندامہ المظہر باب ۱۸)

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شر نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا بھی شر نہ کرنا (ایضاب ۲۲۰)

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے مومن بھائی کا عذر قبول نہ کیا اس کا وہ عذر ہے جو ہے (ایضاب ۲۱۹)

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتیں عطا نہیں اخلاق ہے (ایضاب ۲۱۹)

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: متنبہ رہو اس سے کہ تم میں سے کوئی شخص نہ ہو کہ وہ تابوت میں بند ہو جائے (ایضاب ۲۱۸)

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی خدمت میں جیسا کہ ہے۔ (ایضاب ۲۱۸)

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص کرتا ہے کہ برائے کے برابر ہے (ایضاب ۲۲۰)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر بیہ ظالم بادشاہ کے سامنے  
کلمہ حق ادا کرنا ہے (ایضاً باب ۲۲۰)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی مثال ایک آدمی ہے  
میں سب سے زیادہ سچا اور راستہ پر چلتا ہے اور بخار میں رہنے میں اس کا ساتھ  
دیتا ہے (ایضاً)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان کی فرمایا رسول کو  
پسند کرتا ہے (ایضاً)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے غم میں خوشی نہ رہو  
اور نہ اللہ تعالیٰ سے رہائی اور تجھے اس غم میں مبتلا کرے گا (ایضاً باب ۲۲)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مومن کو خوف یا اس کی  
جزا جنت ہے (ایضاً باب ۲۲۳)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شہید کی چیزوں سے  
زیادہ یا اس نے تباہی و غارت کیا (ایضاً باب ۱۶۵)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خطائے و گناہوں پر اوجھت  
کی (ایضاً باب ۱۶)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرید و فروخت میں  
گمراہی یا وہ غم میں سے نہیں (ایضاً باب ۵۵۱)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مومن کا پاپ نہیں ہوتا  
(ایضاً باب ۲۹)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمام بدترین جہاد ہے جہاں  
سب پرانے اور پائے ناپا ہے (ایضاً باب ۳۱)

نصرت سنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا سب سے



افضل کام ہے (ایضاً باب ۳۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کی نماز عصر فوت ہوئی،

عمل برباد ہو گیا (ایضاً باب ۳۸)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے اللہ نفل بدلہ دیا

بنائی اللہ تعالیٰ نے اس پر نعت میں حمد بنادیا (ایضاً باب ۴۰)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر کسی نے متعین کی قیامت

ہے (ایضاً باب ۴۲)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر کسی نے بوقت فوج و رزمی ہجرت کی

تو آپ نے فرمایا: کاش قرآن پڑھتے اور اصلاح کرتے (ایضاً باب ۴۱)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو یورپی کو اپنے ملک پر چڑھ

اور موت کی نہیں کاٹے گا وہ جہنم میں جاوے گا (ایضاً باب ۴۳)

(باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کلمہ تہی میں آیتوں

میں شہد میں آیتوں میں شہادہ لکھی ہے (ایضاً باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: من میں سے جو نہیں ہے وہ اپنے

آپ و اس مسیت میں، ال برزخ میں رہے جس کو ہر اداست نہیں ملے (ایضاً

باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تجھے کیا ہو یا بے وقار، متغیر

نہیں رہتا زیادہ صدق نہیں دیتا کہ اس کی برکت سے تجھے اولاد ملے گی جانے

(ایضاً باب ۲۱۶)

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو عیال و عیال کے ساتھ یہ کہے کہ

وہ میری عیال اور حاجت مند کی حاجت روائی فرماتے تھے (ایضاً باب ۲۱۷)

خوشبو ضرور قبول کیا کرو (ایضاً باب ۲۱۹)

## حضرت سہلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت و سیرت

حضرت سہلی کی صورت بھی جواب اور یہ تھی جواب ہے اور اللہ تعالیٰ کی  
رسالت کے امام و مہتمم نے حضرت سہلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شامل و متصل کے  
بارے میں جو حدیث بیان کی ہے ان میں چند حقائق بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت سہلی کی روایت میں ان میں غنیمتیں ہوں گی تعداد میں تکلفی  
نہیں پہنچی تھی (ایضاً باب ۱۸۲)

حضرت سہلی کی روایت میں ایک حدیث ہے کہ آپ کی نمونہ کے بدن کے حجاب  
پہچان لیتے تھے (ایضاً باب ۱۸۲)

حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)  
حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)  
(یہاں) حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)

حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)  
حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)

حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)

(ایضاً)

حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)  
حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)  
حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)  
حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)

حضرت سہلی کی روایت میں ہے کہ انہیں ریشم و حریر سے زیادہ نرمی (یہاں)

(باب ۲۱۳)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم جلیس سے آگے ہو کر نہ بیٹھتے کوئی ہاتھ تھام لیتا تو پہلے نہ چھڑاتے پہلے ہم جلیس کھڑا ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے تھے آپ کے بدن سے زیادہ کوئی چیز خوشبودار نہیں (ایضاً باب ۲۱۹)

ایک شخص نے حضور کو پکارا آپ اپنے گھر میں تھے آپ نے فرمایا البیک میں حاضر ہوتا ہوں اور باہر تشریف لائے (ایضاً)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے (ایضاً)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشکوک چیز تناول نہ فرماتے (ایضاً)



## امام اعظم کا قصیدہ

(چند اشعار کا ترجمہ)

آپ کے نور جبیں سے صوفشاں ہے ماہتاب  
 آپ کی طلعت سے ہے روشن جمال آفتاب  
 آپ یسین ہر جہاں میں آپ سا ممکن نہیں  
 رب کعبہ کی قسم جس نے عنایت کی کتاب  
 اے کہ مدثر ہے عظمت آپ کی برترز فکر  
 آپ کے درجات رفعت بے شمار و بے حساب  
 آپ کی مخبر ہوئی دنیا میں انجیل مسیح  
 آپ کی مدحت سرائی میں ہے قرآن بے نقاب  
 آپ نے دی خلق کو توحید کی جب سے صدا  
 آپ کی دعوت پہ دوڑے آبلہ پاشیخ و شاب  
 آپ کے دم سے مٹا کفر اے ہدایت کے علم  
 آپ کے دم سے ہوا دنیا میں دیں بھی کام یاب  
 آپ کے دشمن جہالت کے گڑھوں میں گر گئے  
 آپ کو جس نے اذیت دی وہی خانہ خراب  
 بدر میں اہل فلک نے آپ کی امداد کی  
 آپ کے دشمن زمانے سے مٹا ڈالے شتاب  
 آپ کو فتح حرم بھی بالیقین حاصل ہوئی  
 لشکرِ احزاب میں بھی آپ تھے نصرت مآب  
 ہود و یونس کو بزرگی آپ کے گھر سے ملی  
 حسن یوسف میں چھپا تھا آپ کا حسن شباب  
 اے کہ طہ آپ نے انسانیت کو دی شفا  
 آپ ”سبحان الذی اسری“ سے پہیم فیض یاب

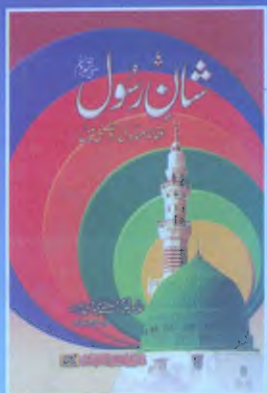








شمس الحق



شمس الحق



شمس الحق



شمس الحق



شمس الحق



شمس الحق

گنج بخش  
ڈاکٹر لاہوری

قاری لاہوری لکچر